اَرْبَعِیْن

حدیثِ ثقلین

دُرَرُ العِقدَین
فِی
بیانِ حدیثِ الثَّقلَین

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَرْبَعِیْن

حدیثِ ثقلین

دُرَرُ العِقدَین
فِی
بیانِ حدیثِ الثَّقلَین

شیخ الاسلام الدکتور محمّد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: محمد اِقبال چشتی

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر ۱: جون 2017ء [۱,۱۰۰ - پاکستان]

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مولاي صل وسلم دائما أبدا

على حبيبك خير الخلق كلهم

محمد سيد الكونين والثقلين

والفريقين من عرب ومن عجم

اللهم صل على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے رسولِ مکرم، نبی محتشم، رحمت عالم ﷺ کو سید المرسلین اور خیر البشر بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت کے بعد سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا ہے، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا کہ جس کی اتباع کی جائے۔ لیکن اُمت کو قیامت تک کے لیے دین اسلام پر استقامت کے ساتھ کاربند رکھنے کے لیے کسی نصابِ حیات اور نمونہ کامل کی بھی ضرورت تھی۔

اسی ضرورت کی تکمیل کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کی صورت میں اُمت محمدیہ کو مکمل ضابطہ حیات عطا فرما دیا اور اسے ہر قسم کی تحریف سے بھی محفوظ قرار دے کر تا قیامت اِس کی اتباع لازم قرار دے دی ہے۔ اس کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت کی اتباع کو لازم قرار دیا کہ آپ ﷺ کا اُسوۂ حسنہ ہر اُمتی کے لیے قابل تقلید ہے۔ اس پر مستزاد حضور نبی اکرم ﷺ کے براہ راست زیر تربیت رہنے والی ہستیاں اہل بیت اطہار علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت و اتباع کو لازم قرار دے دیا کہ یہ وہ قابل تقلید ہستیاں ہیں جن کی اتباع دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کا ذریعہ بنے گی۔

اہل بیت اطہار علیہم السلام کی محبت و اتباع تو نصوصِ شرعیہ سے ثابت ہے۔ اُم

الکتاب قرآنِ مجید نے اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کی مودّت کو اجرِ رسالت قرار دے کر ایمان کا لازمی جزو قرار دیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے متعدد فرامین اس پر شاہد ہیں۔ آپ ﷺ نے ان مقدس نفوس سے محبت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت ٹھہرایا ہے اور ان سے بغض کو اللہ اور اس کے رسول سے بغض کے مترادف قرار دیا ہے۔

اِنہی فرامین مبارکہ میں سے ایک حدیثِ ثقلین ہے۔ ثِقل کا لغوی معنی وزنی اور زیادہ قدر و قیمت والی چیز کے ہیں۔ ثقلین یعنی دو انتہائی قیمتی چیزیں: قرآن مجید اور اہل بیت اطہار علیہم السلام۔ آپ ﷺ نے قرآن مجید اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: قرآنِ مجید اور میرے اہلِ بیت۔ جب تک تم ان کی محبت اور اتباع کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ گویا دنیا و آخرت میں کامیابی اور ہدایت کا ذریعہ ان ثقلین کو قرار دیا ہے۔ پھر ان ثقلین کو لازم و ملزوم قرار دیتے ہوئے ان کی رفاقت کو حوضِ کوثر یعنی روزِ قیامت تک قائم و دائم فرمایا ہے۔ گویا جو ان کے ساتھ تمسک اختیار کرے گا وہ ان کے طفیل حوضِ کوثر تک رسائی بھی پا لے گا یعنی اُخروی فوز و فلاح اسی کا مقدر ٹھہرے گی جو اِس دنیا میں قرآن مجید اور اَہلِ بیت اطہار علیہم السلام کا دامن مضبوطی سے تھام رکھے گا۔

الغرض! اس حدیث مبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اُمت کی اُس ضرورت کو کماحقہٗ پورا فرما دیا ہے کہ جو اس کی اصلاح اور اتباع کا ذریعہ بنے، یعنی

قرآن مجید اور اہل بیت اَطہار علیہم السلام کی محبت و اتباع ہی دنیا و آخرت میں کامیابی کا زینہ ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیرِنظر تالیف میں اس ایمان افروز حدیثِ مبارک کو اکتالیس (۴۱) مختلف طرق سے بیان کیا گیا ہے۔ گویا یہ اکتالیس (۴۱) بیش قدر جواہر سے آراستہ نور کے ہالہ پر مبنی روحانی اور نورانی مالا ہے۔ کتاب کے آخر میں **نفس مضمون کی وضاحت سے متعلق بعض ضروری تنبیہات بھی شامل کی گئی ہیں۔** اُمید ہے یہ کاوش اَہلِ نظر کے قلوب میں اَہلِ بیت اَطہار علیہم السلام سے اُلفت، محبت اور مودّت کا محرک بنے گی۔

مرکزِ علم و تحقیق

فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi)

۲۱ رمضان ۱۴۳۸ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

١. **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﵁، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ. فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ. ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي.**

فَقِيْلَ لِزَيْدٍ ﵁: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ؛ أَلَيْسَ نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ؟ قَالَ: بَلٰى، إِنَّ نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَلٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ. قِيْلَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيْلٍ وَآلُ

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب ﵁، ٣/١٨٧٣، الرقم/٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٦٦، الرقم/١٩٢٨٥، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ١/٧٩، الرقم/٨٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٤٨، الرقم/٢٦٧٩۔

....

جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ. قِيْلَ: كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ. قَالَ: نَعَمْ.

أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي ''صَحِيْحِهٖ'' مِنْ طُرُقٍ.

وَلَفْظُهُ فِي أَحَدِهَا: قُلْنَا - أَيْ: لِزَيْدٍ رضی الله عنه -: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ، نِسَاؤُهُ؟ فَقَالَ: لَا، وَأَيْمُ اللهِ، إِنَّ الْمَرْأَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا، فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيْهَا وَقَوْمِهَا. أَهْلُ بَيْتِهٖ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّالَكَائِيُّ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر جسے خُم کہتے ہیں ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: اے لوگو! میں تو بس (اللہ کی طرف سے بھیجا گیا) ایک انسان ہوں۔ عنقریب میرے ربّ کا پیغام لانے والا فرشتہ (اَجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے (اپنے رب کے پاس جانے کے لیے) لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے کے لیے) اُبھارا اور ترغیب دی۔ پھر فرمایا: اور (دوسری) میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں

تمہیں اپنے اہل بیتِ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔

حضرت زید ﷛ سے پوچھا گیا: اے زید! حضور نبی اکرم ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی اَزواج اہلِ بیت میں سے نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی ازواج بھی اہلِ بیت سے ہیں، لیکن آپ ﷺ کے اَہلِ بیت وہ (عظیم ہستیاں) ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام کر دیا گیا۔ اُن سے کہا گیا: وہ کون ہیں؟ حضرت زید ﷛ نے جواب دیا: وہ آلِ علی، آلِ عقیل، آلِ جعفر اور آلِ عباس ﷛ ہیں۔ اُن سے کہا گیا: (کیا) ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام مسلم نے ایک اور سند سے اپنی صحیح میں روایت نقل کی ہے، جس کے الفاظ ہیں:

ہم نے حضرت زید بن ارقم ﷛ سے پوچھا: حضور ﷺ کے اہل بیت میں آپ ﷺ کی ازواج شامل ہیں؟ جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! ایک عورت مرد کے ساتھ ایک زمانہ تک رہتی ہے پھر وہ اس کو طلاق دے دیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور اپنی قوم کی طرف واپس چلی جاتی ہے۔ اہلِ بیت سے مراد آپ ﷺ کے والد گرامی اور اولاد اور باپ کی طرف کے رشتہ دار ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام کیا گیا۔

اسے امام مسلم، احمد اور لالکائی نے روایت کیا ہے۔

٢. أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ وَرَفَعَهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُم مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا.

رَوَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ الإِمَامُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، وَالتِّرْمِذِيُّ فِي سُنَنِهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ.

امام احمد، ترمذی، نسائی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٤، ٢٦، ٥٩، الرقم/١١١١٩، ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٣، الرقم/٣٧٨٨، ٣٧٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٥، الرقم/٨١٤٨، ٨٤٦٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٣، الرقم/٣٠٠٨١، وأبو يعلى في المسند، ٢/٣٠٣، الرقم/١٠٢٧، ١١٤٠، والحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٦-٤٥٧٧۔

چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے افضل ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک بندھی ہوئی رسی (کی مانند) ہے اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت۔ یہ دونوں کبھی بھی ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے حتی کہ دونوں میرے پاس حوضِ (کوثر) پر اکٹھے آئیں گے۔ لٰہذا دیکھو تم ان دونوں میں میرے کیسے جانشین بنتے ہو!

اِس حدیث کو ان الفاظ سے امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، جبکہ امام ترمذی نے اپنی سنن میں حضرت ابو سعید الخدری اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۳. وَأَخْرَجَ مَعْنَاهُ أَحْمَدُ فِي ’مُسْنَدِهِ‘ وَأَبُوْ يَعْلٰى فِي ’مُسْنَدِهِ‘ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي ’الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ‘؛ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۷/۳، الرقم/۱۱۱٤۷، وأبو يعلى في المسند، ۲۹۷/۲، الرقم/۱۰۲۱، وابن أبي شيبة في المصنف، ۳۰۹/٦، الرقم/۳۱٦۷۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳۷٤/۳، الرقم/۳٤۳۹، وأيضًا في المعجم الصغير، ۲۲٦/۱، الرقم/۳٦۳، وأيضًا في المعجم الكبير، ٦۵/۳، الرقم/۲٦۷۸-۲٦۷۹، وابن الجعد في المسند، ۳۹۷/۱، الرقم/۲۷۱۱، والديلمي في مسند الفردوس، ٦٦/۱، الرقم/۱۹٤۔

ﷺ، وَلَفْظُهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَوْشِكُ أَنْ أُدْعٰى فَأُجِيْبَ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ عزوجل وَعِتْرَتِي، كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيْرَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَانْظُرُوْنِي بِمَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا.

اِسی مفہوم کی حامل حدیث امام احمد نے 'المسند' میں، ابو یعلی نے 'المسند' میں اور طبرانی نے 'المعجم الاوسط' اور 'المعجم الصغیر' میں حضرت ابو سعید الخدری ﷺ سے روایت کی ہے اور اس کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یقین ہے کہ عنقریب مجھے بلا لیا جائے گا اور میں اس بلاوے پر لبیک کہہ دوں گا۔ بے شک میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب اور دوسری میری عترت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب زمین سے آسمان تک بندھی ہوئی رسی (کی طرح) ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے احکامات اس کے بندوں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے) اور میری عترت میرے اہلِ بیت ہیں۔ لطیف وخبیر رب نے مجھے بتایا ہے کہ یہ ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ میرے بعد تم ان دونوں سے سلوک کرنے میں مجھے نگاہ میں رکھنا (میرا لحاظ کرنا)۔

٤. **أَخْرَجَهُ أَيْضًا الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الْأَوْسَطِ'، وَأَبُوْ يَعْلٰى وَغَيْرُهُمَا، وَسَنَدُهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ.**

امام طبرانی نے اپنی کتاب 'المعجم الاوسط' اور ابو یعلی نے اپنی 'مسند' میں روایت کیا ہے اور اِن دونوں کے علاوہ بھی ائمہ حدیث نے اِس حدیث کی تخریج کی ہے اور اِس کی سند میں کوئی حرج نہیں۔

٥. **وَأَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي 'الْمُسْتَدْرَكِ' مِنْ ثَلَاثِ طُرُقٍ، وَقَالَ فِي كُلٍّ مِنْهَا: 'إِنَّهٗ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.**

وَلَفْظُ الطَّرِيقِ الْأُوْلٰى: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيْرَ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِنَ. فَقَالَ: كَأَنِّيْ قَدْ دُعِيْتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ وَعِتْرَتِي؛ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

ثُمَّ قَالَ: 'إِنَّ اللهَ ﷻ مَوْلَايَ، وَأَنَا مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ'.

٤: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٢/٣٠٣، الرقم/١٠٢٧، ١١٤٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٧٤، الرقم/٣٤٣٩۔

٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم/٤٥٧٦۔

امام حاکم نے اپنی 'المستدرک' میں تین طرق سے اِس حدیث کو روایت کیا ہے اور ہر طریق کی روایت کے متعلق کہا ہے کہ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

پہلے طریق سے روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ جب حجۃ الوداع سے لوٹے اور آپ ﷺ نے غدیر خم کے مقام پر موجود درختوں (کے نیچے سے صفائی) کر کے وہاں قیام فرمایا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: مجھے (خالق حقیقی سے ملنے کا) بلاوا آ گیا ہے اور میں نے اِس بلاوے کو قبول کر لیا ہے۔ بے شک میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، دونوں میں سے ہر ایک دوسری سے بڑی ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور دوسری میری عترت میرے اہلِ بیت ہیں۔ میرے بعد تم ان دونوں سے سلوک کرنے میں مجھے نگاہ میں رکھنا (میرا لحاظ کرنا)۔ بے شک یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض (کوثر) پر آئیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں۔

وَلَفْظُ الطَّرِيْقِ الثَّانِي: نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ شَجَرَاتٍ خَمْسٍ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَكَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ الشَّجَرَاتِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. فَصَلّٰى، ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَذَكَرَ وَوَعَظَ، فَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ. ثُمَّ قَالَ:

أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا إِنِ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي.(۱)

دوسرے طریق سے روایت کے الفاظ یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے سایہ دار درختوں کے پاس قیام فرمایا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان درختوں کے نیچے سے جھاڑو کے ساتھ صفائی کر دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (وہاں کچھ دیر) آرام فرمایا۔ پھر نماز ادا فرما کر آپ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور وعظ و نصیحت کی۔ پھر آپ ﷺ نے منشائے الٰہی کے مطابق جو اللہ نے چاہا گفتگو فرمائی اور فرمایا:

اے لوگو! میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں اگر تم اِن دونوں کی پیروی کرو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے۔ وہ دونوں چیزیں کتاب اللہ اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔

وَلَفْظُ الطَّرِيْقِ الثَّالِثِ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ، وَأَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.(۲)

تیسرے طریق سے روایت کے الفاظ یہ ہیں: بے شک میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور دوسری میرے اہل

(۱) أخرجه الحاكم فی المستدرك، ۳/ ۱۱۸، الرقم/ ۴۵۷۷

(۲) أخرجه الحاكم فی المستدرك، ۳/ ۱۶۰، الرقم/ ۴۷۱۱

بیت اَطہار ہیں۔ بے شک یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس اکٹھے حوض پر آئیں گے۔

٦. وَأَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَزَادَ فِيْهِ عَقِبَ قَوْلِهٖ: أَنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. وَسَأَلْتُ ذٰلِکَ لَهُمَا رَبِّيْ. فَلَا تَقْدُمُوْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ.

امام طبرانی نے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور اس کے بعد ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: بے شک یہ دونوں چیزیں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض (کوثر) پر آئیں گی۔ میں نے ان دونوں کے لیے اپنے رب سے یہی مانگا ہے۔ تم ان دونوں سے آگے نہ بڑھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ ہی ان سے پیچھے رہنا کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ تم ان کو سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

٧. وَرَوَى الْحَافِظُ جَمَالُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الزَّرَنْدِيُّ

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٦٦/٥، الرقم/٤٩٧١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٤/٩، والسيوطي في الدر المنثور، ٢٨٥/٢۔

٧: أخرجه الزرندي في نظم درر السّمطين في فضائل المصطفىٰ ←

الْمَدَنِيُّ فِي كِتَابِهِ ’نَظْمُ دُرَرِ السِّمْطَيْنِ‘ حَدِيْثَ زَيْدٍ رضی الله عنه مِنْ غَيْرِ إِسْنَادٍ وَلَا عَزْوٍ.

وَلَفْظُهُ: وَرَوَى زَيدُ بْنُ أَرْقَمَ رضی الله عنه، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَومَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَإِنَّكُم تَبعِي، وَإِنَّكُمْ تُوْشِكُوْنَ أَنْ تَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَأَسْأَلُكُمْ عَنْ ثَقَلَيَّ كَيْفَ خَلَفْتُمُوْنِي فِيْهِمَا؟ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَقَالَ: مَا الثَّقَلَانِ؟ قَالَ صلی الله علیه وآله وسلم: اَلْأَكْبَرُ مِنْهُمَا كِتَابُ اللهِ، سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ، وَسَبَبٌ طَرَفُهُ بِأَيْدِيْكُمْ فَتَمَسَّكُوْا بِهِ، وَالْأَصْغَرُ عِتْرَتِيْ، فَمَنِ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتِي وَأَجَابَ دَعْوَتِي فَلْيَسْتَوْصِ لَهُمْ خَيْرًا.

حافظ جمال الدین محمد بن یوسف زرندی مدنی نے اپنی کتاب ’نظم دُرر السِّمطین‘ میں یہ حدیث حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بغیر اِسناد کے روایت کی ہے۔

اِس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے دن لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک میں حوضِ کوثر پر تمہارا سہارا ہوں اور بے شک تم میرے پیروکار ہو، اور عنقریب تم (سب) مجھ سے

.... والمرتضىٰ والبتول والسبطين/ ٢٩٢، وذكره الهندي في كنز العمال، ١/١٠٦، الرقم/٩٤٦۔

حوضِ کوثر پر ملو گے اور میں تم سے اپنی دونوں عظیم چیزوں سے متعلق سوال کروں گا کہ تم نے میرے بعد اِن کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

مہاجرین میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ثقلان (یعنی دو عظیم چیزوں) سے کیا مراد ہے؟

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُن دونوں میں بڑی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے وہ ایک ایسی رسی ہے جس کا ایک سِرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سِرا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ پس تم اِس کو تھامے رکھنا، اور (اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بعد) میری عترت (اہل بیت) ہے۔ جس نے میرے (بتائے گئے) قبلہ کی طرف (اپنا) رخ کیا اور میری دعوت کو قبول کیا تو اُسے چاہیے کہ وہ میری اہل بیت کے متعلق بھلائی کی وصیت کرے۔

٨. وَقَالَ الْحَافِظُ جَمَالُ الدِّيْنِ الْمَذْكُوْرُ: وَرَدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَجَلِهِ، وَأَنْ يُمَتَّعَ بِمَا خَوَّلَهُ اللهُ؛ فَلْيَخْلُفْنِي فِي أَهْلِي خِلَافَةً حَسَنَةً. فَمَنْ لَمْ يَخْلُفْنِي فِيْهِمْ بُتِكَ عُمْرُهُ، وَوَرَدَ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُسْوَدًّا وَجْهُهُ.

٨: أخرجه جمال الدين محمد بن يوسف الزرندي في نظم درر السّمطَين في فضائل المصطفى والمرتضى والبتول والسبطين/ ٢٨٩۔

حافظ جمال الدین محمد بن یوسف زرندی مزید کہتے ہیں: عبد اللہ بن زید اپنے والدِ گرامی (حضرت زید ﷺ) سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اُس کے مقررہ وقت کو (مزید) تاخیر دی جائے (یعنی عمر بڑھا دی جائے)، اور جو زندگی اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی ہے اُس سے نفع حاصل کرے، تو اُسے چاہیے کہ میری اہلِ بیت کے ساتھ حسنِ سلوک کرے۔ جو اُن کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرے گا اُس کی عمر بے برکت ہو گی اور وہ قیامت کے دن مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔

٩. وَقَدْ أَخْرَجَ ابْنُ الْمُظَفَّرِ، وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ مَا يُصَرِّحُ بِذِكْرِ الْحَثِّ عَلَى التَّمَسُّكِ بِالسُّنَّةِ مَعَ الْكِتَابِ، وَهُوَ الْمُرَادُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي وَقَعَ فِيْهَا الْاِقْتِصَارُ عَلَى الْكِتَابِ.

وَلَفْظُهُ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ،...... فَقَالَ: 'إِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ ﷻ وَسُنَّتِيْ، فَاسْتَنْطِقُوا الْقُرْآنَ بِسُنَّتِيْ، وَلَا تَعْسِفُوْهُ فَإِنَّهُ

٩: أخرجه الخطيب البغدادي في الفقيه والمتفقه، ١/٢٧٥، والقاضي عياض في الإلماع/٩، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٣٦٨۔

لَنْ تَعْمَى أَبْصَارُكُمْ، وَلَنْ تَزُوْلَ أَقْدَامُكُمْ، وَلَنْ تَقْصُرَ أَيْدِيْكُمْ مَا أَخَذْتُمْ بِهِمَا'.

ثُمَّ قَالَ: 'أُوْصِيْكُمْ بِهٰذَيْنِ خَيْرًا –وَأَشَارَ إِلٰى عَلِيٍّ، وَالْعَبَّاسِ ﷺ– لَا يَكُفُّ عَنْهُمَا أَحَدٌ وَلَا يَحْفَظُهُمَا عَلَيَّ؛ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ نُوْرًا حتّٰى يَرِدَ بِهٖ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'.

اِمام ابن مظفر، ابن ابی الدنیا اور خطیب بغدادی نے حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے ایسی حدیث کی تخریج کی ہے جو کتاب اللہ کے ساتھ سنت مطہرہ کو لازمی تھامنے کی ترغیب دیتی ہے۔ اور اُس سے مراد وہ اَحادیث ہیں جن میں صرف کتاب اللہ (اور سنت رسول اللہ ﷺ) پر اکتفاء کرنا بیان ہوا ہے۔

اُس حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنی مرضِ وصال میں ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں کتاب اللہ اور اپنی سنت چھوڑے جا رہا ہوں۔ قرآن مجید سے (کسی مسئلے) کی وضاحت کے لیے میری سنت (کا سہارا) لو اور (اِس کی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہوکر) اِس پر ظلم نہ کرو۔ اس لیے کہ جب تک تم اِن دونوں کو پکڑے رکھو گے تو نہ تمہاری آنکھیں اندھی ہوں گی اور نہ تمہارے قدم ڈگمگائیں گے اور نہ تمہارے ہاتھ کم پڑیں گے۔

پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اِن دو بہترین شخصیات کے

متعلق وصیت کرتا ہوں اور آپ ﷺ نے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو کوئی بھی اِن دونوں کی طرف (آنے والی مصیبت) کو روکے گا اور میری ذات کی خاطر اِن دونوں کی حفاظت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسا نور عطا فرمائے گا جس کے ساتھ وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ملاقات کرے گا۔

١٠. وَذَكَرَ الشَّيْخُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّمْهُوْدِيُّ فِيْ كِتَابِهِ 'جَوَاهِرُ الْعِقْدَيْنِ فِي فَضْلِ الشَّرَفَيْنِ'، عَن مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ – وَكَانَ مِنْ رَهْطِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما – حَدِيْثَ أَخْذِهِ ﷺ بِيَدِ عَلِيٍّ، وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رضي الله عنهما فِي مَرَضِ وَفَاتِهِ ﷺ قَالَ: فَخَرَجَ يَعْتَمِدُ عَلَيْهِمَا حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ وَعَلَيْهِ عُصَابَةٌ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ.

ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَيُّهَا النَّاسُ، فَمَاذَا تَسْتَنْكِرُوْنَ مِنْ مَوْتِ نَبِيِّكُمْ، أَلَمْ يَنْعَ إِلَيْكُمْ نَفْسَهُ، وَيَنْعَ إِلَيْكُم أَنْفُسَكُمْ؟ أَمْ هَلْ خُلِّدَ أَحَدٌ مِمَّنْ بُعِثَ قَبْلِي فِيْمَنْ بُعِثُوْا إِلَيْهِ؛ فَأُخَلَّدَ فِيْكُمْ؟ أَلَا إِنِّيْ لَاحِقٌ بِرَبِّي، وَقَد تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابَ اللهِ بَيْنَ

١٠: ذكره السمهودي في جواهر العقدين في فضل الشرفين، ١/٢٩٣۔

أَظْهُرِكُمْ تَقْرَؤُوْنَهُ صَبَاحًا وَمَسَاءً، فِيْهِ مَا تَأْتُوْنَ وَمَا تَدَعُوْنَ، فَلَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا، كُوْنُوْا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ.

أَلَا ثُمَّ أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي أَهْلِ بَيْتِي، ثُمَّ أُوْصِيْكُمْ بِهٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ.

وَفِي الْبَابِ عَنْ زِيَادَةٍ عَلٰى عِشْرِيْنَ مِنَ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِمْ.

علامہ علی بن عبد اللہ سمہودی اپنی کتاب 'جواہر العقدین فی فضائل الشرفین' میں محمد بن عبد الرحمٰن بن خلاد جو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے گروہ میں سے تھے، سے ایک حدیث جو حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے مرضِ وصال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑنے کے متعلق ہے، کی تخریج کی ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا سہارا لیتے ہوئے اپنے گھر سے تشریف لائے اور مسجد میں آ کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ ﷺ پر عمامہ تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! وہ کون سی چیز ہے جس کے سبب تم اپنے نبی کی وفات کا انکار کرتے ہو؟ کیا تمہیں کسی کی وفات نے (موت کی) خبر نہیں دی اور تمہاری جانیں مرنے سے بے خبر ہیں؟ یا مجھ سے پہلے کوئی (رسول) جن لوگوں کی

طرف بھی بھیجا گیا تھا وہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہا، تو پھر میں بھی تم میں ہمیشہ زندہ رکھا جاؤں گا؟ آگاہ رہو کہ میں یقیناً اپنے رب سے ملاقات کرنے والا ہوں۔ اور میں تمہارے درمیان وہ (عظیم چیزیں) چھوڑے جا رہا ہوں جن کو اگر تم مضبوطی کے ساتھ تھام لو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جسے تم صبح و شام پڑھتے ہو۔ اسی میں وہ تمام اَحکام ہیں جن کو تم ادا کرتے ہو اور جن کو تم چھوڑتے ہو۔ نہ ہی (مکمل طور پر) دنیا کے جال میں پھنس جاؤ اور نہ ایک دوسرے کے ساتھ حسد کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ بغض رکھو۔ اور اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بن جاؤ جیسا کہ اُس نے تمہیں حکم دیا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ! پھر میں تمہیں اپنی عترت یعنی اہل بیتِ اطہار کے متعلق وصیت کرتا ہوں، پھر میں تمہیں اِس قبیلہ کے لیے جو اَنصار سے ہے، (کے ساتھ بھلائی کرنے کی) وصیت کرتا ہوں۔ اس موضوع پر بیس سے زیادہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث مروی ہیں۔

۱۱. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضی اللہ عنہما، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْ حَجَّتِهِ

۱۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أهل بيت النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ٥/٦٦٢، الرقم/٣٧٨٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٨٩، الرقم/٤٧٥٧، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣/٦٦، الرقم/٢٦٨٠، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٢٥٨، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٦٦۔

يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا، كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِيْ أَهْلَ بَيْتِيْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: (هٰذَا حَدِيْثٌ) حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دورانِ حج عَرَفہ کے دن دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی قَصواء پر سوار ہو کر خطاب فرما رہے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی (عظیم) چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں تھامے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور (دوسری چیز) میری عترت اور اہلِ بیت ہیں۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وَرَوَى ابْنُ عُقْدَةَ فِي 'الْوِلَايَةِ' وَلَفْظُهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى الْجُحْفَةِ، مَرَّ بِشَجَرَاتٍ فَقُمَّ مَا تَحْتَهُنَّ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ.

فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا مُوْشِكًا أَنْ أُدْعَى فَأُجِيْبَ، وَإِنِّيْ مَسْؤُوْلٌ وَأَنْتُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ؛ فَمَا أَنْتُمْ

قَائِلُوْنَ؟

قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّکَ بَلَّغْتَ، وَنَصَحْتَ وَأَدَّيْتَ.

قَالَ: 'إِنِّي لَکُمْ فَرَطٌ، وَأَنْتُمْ وَارِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَإِنِّيْ مُخْلِفٌ فِيْکُمُ الثَّقَلَيْنِ'.(۱)

ابن عقدہ نے اِسی حدیث کو 'کتاب الولایۃ' میں ذکر کیا ہے اور اس کے الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں تھے۔ جب آپ ﷺ جحفہ کے مقام کی طرف لوٹے اور آپ ﷺ کا گزر چند درختوں کے پاس سے ہوا۔ اُن درختوں کے نیچے سے صفائی کر دی گئی، پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب مجھے بلا لیا جائے گا اور میں اس پر لبیک کہہ دوں گا اور بے شک مجھ سے (تبلیغ دین اور فرائض رسالت کے بارے میں) پوچھا گیا اور بے شک میں (اپنے امور کا) ذمہ دار اور تم (اپنے امور کے)ذمہ دار ہو،اور تم (میری ذمہ داری کے متعلق) کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (ہم تک

(۱) ذکره ابن عقدة في کتاب الولاية/۲۱۸۔

دین) پہنچا دیا ہے اور آپ ﷺ نے (خیر کی) نصیحت فرما دی ہے اور اپنا حق ادا کر دیا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا (حوض کوثر) پر پیش رو ہوں اور (عنقریب) تم حوض کوثر پر میرے ساتھ ملو گے اور میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔

۱۲. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ رضی الله عنه، قَالَ: لَمَّا صَدَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، نَهٰى أَصْحَابَهُ عَنْ شَجَرَاتٍ بِالْبَطْحَاءِ مُتَقَارِبَاتٍ أَنْ يَنْزِلُوْا تَحْتَهُنَّ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهِنَّ فَقُمَّ مَا تَحْتَهُنَّ مِنَ الشَّوْكِ، وَعَمَدَ إِلَيْهِنَّ فَصَلّٰى تَحْتَهُنَّ.

ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنَّهُ لَمْ يُعَمَّرْ نَبِيٌّ إِلَّا نِصْفَ عُمُرِ الَّذِي يَلِيْهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَإِنِّي لَأَظُنُّ أَنِّي يُوْشَكُ أَنْ أُدْعٰى فَأُجِيْبَ، وَإِنِّي مَسْؤُوْلٌ وَإِنَّكُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ، فَمَاذَا

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۱۸۰، الرقم/۳۰۵۲، وأيضًا في ۳/۱۶۷، الرقم/۲۶۸۳، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۲۱۹/۴۲، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۴-۱۶۵، وأيضا: ۳۶۳/۱۰، وابن كثير في البداية والنهاية، ۳۴۹/۷، والهندي في كنز العمال، ۵/۱۱۴، الرقم/۱۲۹۱۱۔

أَنْتُم قَائِلُوْنَ؟

قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ، وَجَاهَدْتَ وَنَصَحْتَ؛ فَجَزَاکَ اللهُ خَيْرًا.

فَقَالَ: أَلَيْسَ تَشْهَدُوْنَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ، وَنَارَهُ حَقٌّ، وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ، وَأَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ، وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ؟.

قَالُوْا: بَلٰی نَشْهَدُ بِذٰلِکَ.

قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا مَوْلَی الْمُوْمِنِيْنَ، وَأَنَا أَوْلٰی بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا مَوْلَاهُ يَعْنِي عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي فَرَطُكُم، وَإِنَّكُم وَارِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، حَوْضٌ أَعْرَضُ مَا بَيْنَ بُصْرٰی وَصَنْعَاءَ، فِيْهِ عَدَدُ النُّجُومِ قِدْحَانٌ مِنْ فِضَّةٍ، وَإِنِّي سَائِلُكُمْ حِيْنَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ؛

فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا، الثِّقْلُ الْأَكْبَرُ: كِتَابُ اللهِ سَبَبٌ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفُهُ بِأَيْدِيْكُمْ، فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لَا تَضِلُّوْا وَلَا تَبَدَّلُوْا، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنَّهُمَا لَنْ يَنْقَضِيَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَنْمَاطِيُّ وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَبَقِيَّةُ رِجَالِ أَحَدِ الْإِسْنَادَيْنِ ثِقَاتٌ.

حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری ﷺ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کر کے نکلے تو آپ ﷺ اپنے صحابہ ﷺ کو وادئ بطحاء کے قریب درختوں کے نیچے بیٹھنے سے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اُن درختوں کی طرف (چند افراد کو) بھیجا اور اُن کے نیچے سے کانٹے وغیرہ صاف کر دیے گئے پھر آپ ﷺ نے اُن درختوں کی طرف رخ کیا اور اُن کے نیچے نماز ادا فرمائی۔

پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بے شک لطیف و خبیر رب تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ کسی بھی نبی کو اس سے سابقہ نبی کی عمر سے نصف عمر دی جاتی ہے اور بے شک قریب ہے کہ میں بلالیا جاؤں اور میں اُس بلاوے کو قبول بھی کر لوں۔ بے شک مجھ سے (اسلام کی تبلیغ کے متعلق) پوچھا جائے گا اور (عنقریب) تم سے بھی پوچھا جائے گا۔ تو تم اِس کے متعلق کیا کہتے ہو؟

صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ

نے ہم تک دین اِسلام کو صحیح طریقے سے پہنچا دیا اور (اِس کے پہنچانے) میں خوب جدوجہد کی اور ہمیں نصیحت فرمائی، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اِس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور محمد ﷺ اُس کے رسول اور بندے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی جنت حق ہے اور اُس کی آگ (جہنم) بھی حق ہے اور بے شک موت بھی حق ہے اور موت کے بعد اٹھنا بھی حق ہے۔ بے شک قیامت آنے والی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ قبروں میں سے لوگوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں، ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سب اِسی طرح ہی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اِس پر گواہ رہنا۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں تمام مومنین کا مولیٰ ہوں اور میں اُن کی جانوں کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ جس کا میں مولیٰ ہوں تو یہ علی رضی اللہ عنہ بھی اُس کا مولیٰ ہے۔ اے اللہ! جو اِسے اپنا محبوب رکھے تو اُسے (اپنا) محبوب رکھ اور جو اِس سے دشمنی رکھے تو اِس سے دشمنی رکھ۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا (حوض کوثر) پر پیش رو ہوں اور بیشک تم (عنقریب) میرے ساتھ حوض کوثر پر ملاقات کرو گے۔ وہ حوضِ کوثر جس کی چوڑائی بصریٰ اور صنعاء کے مابین (مسافت) جتنی ہے۔ ستاروں کی تعداد کے (مطابق) اُس کے پیالے ہیں جو چاندی سے بنے ہوئے ہیں۔ جب تم میرے ساتھ حوض

کوثر پر ملاقات کرو گے تو میں تم سے دو عظیم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔ تم اِس بات کا خیال کرو کہ میرے بعد اُن کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو۔ (دونوں چیزوں میں سے) زیادہ عظیم چیز اﷲ تعالیٰ کی کتاب ہے اور وہ ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اﷲ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اُس کا دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تم اِس کو مضبوطی سے تھام لو تو تم کبھی گمراہ نہیں ہوں گے اور نہ ہی تم (کسی دوسرے راستے) کی طرف بھٹکو گے۔ دوسری عظیم چیز میری عترت، میرے اہل بیت اطہار ہیں۔ بے شک مجھے لطیف و خبیر نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں ہرگز (ایک دوسرے سے) جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ دونوں مجھ سے حوضِ کوثر پر ملیں گی۔

اسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے کہا ہے کہ اِس حدیث کے راوی زید بن حسن اَنماطی ہیں جن کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور باقی دو اِسناد میں سے ایک کے رجال ثقہ ہیں۔

١٣. أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي ’الْكَبِيْرِ‘ وَالضِّيَاءُ فِي ’الْمُخْتَارَةِ‘ مِنْ طَرِيْقِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ -وَهُمَا مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ- عَنْهُ بِالشَّكِّ فِي صَاحِبَتِهِ.

ذَكَرَهُ السَّمْهُوْدِيُّ.

١٣: ذكره السمهودي في جواهر العقدين في فضل الشرفين، ١/٢٩٦

امام طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں اور علامہ ضیاء الدین المقدسی نے 'الاحادیث المختارۃ' میں سلمہ بن کُہیل سے، انہوں نے ابو الطفیل سے -جن کا شمار رجالِ صحیح میں ہوتا ہے- اور جن کے صحابی ہونے کے متعلق شک ہے، سے روایت کی ہے۔

اِسے علامہ سمہودی نے بیان کیا ہے۔

١٤. وَأَخْرَجَهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي 'الْحِلْيَةِ' وَغَيْرِهِ، مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَنْمَاطِيِّ، وَقَدْ حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ، وَضَعَّفَهُ غَيْرُهُ عَنْ مَعْرُوْفِ بْنِ خَرَّبُوْذٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ -وَهُمَا مِنْ رِجَالِ الصَّحِيْحِ-، عَنْ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه وَحْدَهُ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ بِهِ.

ذَكَرَهُ السَّمْهُوْدِيُّ.

ابو نعیم نے اپنی کتاب 'حلیہ الاولیاء' میں اور دیگر کتب میں زید بن الحسن اَنماطی سے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور اِس حدیث کو امام ترمذی نے حَسن قرار دیا ہے اور کسی (ایک نے) اِسی حدیث کو جو معروف بن خربوذ اور ابو الطفیل (جن دونوں کا شمار رجالِ صحیح میں ہوتا ہے) کے طرق سے مروی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور اکیلے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بغیر کسی شک کے (حدیث کو قبول کیا ہے)۔

اِسے علامہ سمہودی نے بیان کیا ہے۔

١٤: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٥٥

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطُّفَيْلِ: أَنَّ عَلِيًّا ﵇ قَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ اللهَ مَنْ شَهِدَ يومَ غَدِيْرِ خُمٍّ إِلَّا قَامَ، وَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ يَقُوْلُ: نُبِّئْتُ، أَوْ: بَلَغَنِي، إِلَّا رَجُلٌ سَمِعَتْ أُذُنَاهُ، وَوَعَاهُ قَلْبُهُ.

فَقَامَ سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا، مِنْهُم: خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَأَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنصَارِيُّ، وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، وَأَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ، وَأَبُوْ قُدَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَبُوْ لَيْلَى، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ، وَرِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ.

فَقَالَ عَلِيٌّ ﵇: هَاتُوْا مَا سَمِعْتُمْ؟

فَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّا أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، حَتّى إِذَا كَانَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ بِشَجَرَاتٍ فَسُدِّيْنَ، وَأُلْقِيَ عَلَيْهِنَّ ثَوْبٌ، ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجْنَا فَصَلَّيْنَا، ثُمَّ قَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ.

ثُمَّ قَالَ: 'أَيُّهَا النَّاسُ، مَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ'؟

قَالُوْا: قَدْ بَلَّغْتَ.

قَالَ: 'اللّٰهُمَّ اشْهَدْ'– ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ–.

قَالَ: 'إِنِّي أُوْشِكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيْبَ، وَإِنِّي مَسْؤُوْلٌ، وَأَنْتُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ'.

ثُمَّ قَالَ: 'أَلَا إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، وَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا، أُوْصِيْكُمْ بِالنِّسَاءِ، أُوْصِيْكُمْ بِالْجَارِ، أُوْصِيْكُمْ بِالْمَمَالِيْكِ، أُوْصِيْكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ'.

ثُمَّ قَالَ: 'أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي؛ فَإِنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، نَبَّأَنِي بِذٰلِكَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ'.

وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِي قَوْلِهِ ﷺ: 'مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ؛ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ'.

فَقَالَ عَلِيٌّ ﷺ: صَدَقْتُمْ، وَأَنَا عَلٰى ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ.(١)

أَخْرَجَهُ ابْنُ عُقْدَةَ مِنْ طَرِيْقِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ فِطْرٍ، وَأَبِي الْجَارُوْدِ، وَكِلَاهُمَا عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ.

حضرت ابو طفیل سے مروی ہے کہ سیدنا علی ﷺ (ایک دن) کھڑے ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ جو شخص غدیر خم کے موقع پر حاضر تھا کھڑا ہو جائے، اور ان آدمیوں میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہونا چاہیے جو یہ کہے کہ مجھے بتایا گیا یا مجھے خبر دی گئی بلکہ وہ ایسا شخص ہونا چاہیے جس کے کانوں نے یہ بات سنی ہو اور اس کے دل

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١١٩، الرقم/ ٩٦١، وأيضًا في ٣/١٧، الرقم/١١١٤٧، وأبو يعلى في المسند، ١/٤٢٨، الرقم/٥٦٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٥٥، وابن عقدة في كتاب الولاية/١٩٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٢/٢٠٩، وذكره ابن حجر العسقلاني في الإصابة، ٧/٣٣٠، الرقم/١٠٤١٠، وأيضًا في ٣/٥٩٧، الرقم/٤٤٢٥، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ١/١٠٣، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢/٢٣٩۔

نے اسے سمجھا (اور محفوظ کیا) ہو۔

اس پر سترہ آدمی کھڑے ہوئے جن میں سے حضرت خزیمہ بن ثابت، سہل بن سعد، عدی بن حاتم، عقبہ بن عامر، ابو ایوب انصاری، ابوسعید خدری، ابوشریح خزاعی، ابو قدامہ انصاری، ابولیلیٰ، ابو الہیثم بن تیہان اور کچھ آدمی قبیلہ قریش میں سے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کچھ تم نے (غدیر خم کے مقام پر) سنا تھا بیان کرو۔

انہوں نے عرض کیا: ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ جب ہم حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (گھر) سے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (غدیر خم کے قریب) درختوں کے راستے کو صاف کر کے اوپر کپڑا ڈالنے کا حکم دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کا حکم دیا تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے نکلے اور نماز ادا کی۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر فرمایا:

اے لوگو! تم (میری تبلیغِ اسلام کے متعلق) کیا کہتے ہو؟

انہوں نے عرض کیا: بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم تک (اللہ تعالیٰ) کا دین پہنچا دیا ہے۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا: اے اللہ! تو اس بات پر گواہ رہنا۔

پھر فرمایا: بے شک قریب ہے کہ مجھے بلا لیا جائے اور میں نے اس بلاوے کو قبول بھی کر لوں گا اور بے شک میں اپنے امور کا مسؤول (ذمہ دار) ہوں اور تم سے بھی سوال کیا جائے گا۔

پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو بے شک تمہارے خون، تمہارے مال تم پر آج کے دن اور اِس مہینے کی حرمت کی طرح حرام ہیں۔ میں تمہیں عورتوں کے متعلق (حسنِ سلوک کی) وصیت کرتا ہوں، میں تمہیں پڑوسیوں کے متعلق (حسنِ سلوک کی) وصیت کرتا ہوں، میں تمہیں غلاموں کے متعلق (حسنِ سلوک کی) وصیت کرتا ہوں، میں تمہیں عدل اور اِحسان کے متعلق وصیت کرتا ہوں۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، وہ کتاب اللہ اور میری عترت اہلِ بیت اَطہار ہیں۔ بے شک یہ دونوں عظیم چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر کے مقام پر اکٹھی میرے پاس آئیں گی۔ مجھے میرے لطیف و خبیر (رب) نے یہی خبر دی ہے۔

اس حدیث میں آپ ﷺ کے اِس فرمان کو بھی ذکر کیا ہے: جس کا میں مولا ہوں علی بھی اُس کا مولا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا اور میں اُن گواہوں میں سے اِس پر ایک اور گواہ ہوں۔

اس حدیث کو امام ابن عقدہ نے محمد بن کثیر سے انہوں نے فطر

سے انہوں نے ابو الجارود سے اور دونوں نے ابو الطفیل سے روایت کیا ہے۔

هٰذَا الْحَدِيْثُ طُرُقٌ وَأَلْفَاظٌ، وَقَدْ ذَكَرَ الْمُؤَلِّفُ أَنَّ فِي الْبَابِ زِيَادَةً عَنْ عِشْرِيْنَ صَحَابِيًّا، مِنْهُمْ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ أُسَيْدٍ، وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَضُمَيْرَةُ الْأَسْلَمِيُّ، وَعَامِرُ بْنُ لَيْلٰى، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوفٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، وَعَدِيُّ بْنُ حَاتَمٍ، وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَأَبُوْ ذَرٍّ، وَأَبُوْ رَافِعٍ، وَأَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ، وَأَبُوْ قُدَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَأَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيْهَانِ، وَأُمُّ سَلَمَةَ، وَأُمُّ هَانِيءٍ، وَبُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ، وَأَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنصَارِيُّ، وَحُبْشِيُّ بْنُ جُنَادَةَ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، وَنُبَيْطُ بْنُ شَرِيْطٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَمَالِکُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِکٍ، وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ ﷺ.(۱)

---

(۱) ذكره الدكتور موسى العليلي في الحاشية في جواهر العقدين في فضل الشرفين للسمهودي، ۱/۲۹۷-۲۹۸۔

اس حدیث میں مختلف طرق اور الفاظ ہیں۔ مؤلف (امام سمہودی) نے بیان کیا ہے کہ اس باب میں بیس سے زیادہ صحابہ کرام ﷺ کا ذکر ہے جن میں سے حضرت جابر بن عبد اللہ، حذیفہ بن اُسید، خزیمہ بن ثابت، زید بن ثابت، سہل بن سعد، ضمیرہ الاسلمی، عامر بن لیلی، عبد الرحمٰن بن عوف، عبد اللہ بن عباس، عبد اللہ بن عمر، عدی بن حاتم، عقبہ بن عامر، علی بن ابی طالب، ابو ذر غفاری، ابو رافع، ابو شریح خزاعی، ابو قدامہ اَنصاری، ابو ہریرہ، ابو الہیثم بن التیہان، اُم سلمہ، اُم ہانی، بریدہ بن حصیب، ابو ایوب انصاری، حبشی بن جنادہ، سعد بن ابی وقاص، طلحہ بن عبید اللہ، براء بن عازب، ابو سعید الخدری، نبیط بن شریط، عمر بن خطاب، مالک بن حویرث، انس بن مالک، جریر بن عبد اللہ البجلی ﷺ شامل ہیں۔

١٥. وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: 'إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ خَلِيْفَتَيْنِ: كِتَابُ اللهِ ﷻ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، -أَوْ- مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ'.

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٨١، ١٨٩، الرقم/٢١٦١٨، ٢١٦٩٧، وأيضًا في ٣/١٧، الرقم/١١١٤٧، وأيضًا في فضائل الصحابة، ٢/٦٠٣، الرقم/١٠٣٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٥٣، الرقم/٤٩٢١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٧٠، والهندي في كنز العمال، ١/١٠٠، الرقم/٨٧٢

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت زید بن ثابت ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں اپنے بعد تمہارے اندر دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوضِ (کوثر) پر آئیں گے۔

اسے امام احمد بن حنبل اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦. أَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ﷺ، وَلَفْظُهُ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابُ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

امام عبد بن حمید نے اَعلیٰ سند کے ساتھ حضرت زید بن ثابت ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: بے شک میں تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان کو تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے۔ ایک کتاب اللہ ہے اور دوسری میری عترت میرے اہل بیتِ اَطہار ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ یہ دونوں حوضِ کوثر پر اکٹھے میرے پاس آئیں گے۔

١٦: أخرجه عبد بن حميد في المسند/١٠٧، الرقم/٢٤٠

١٧. أَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الْكَبِيْرِ'، بِرِجَالٍ ثِقَاتٍ، وَلَفْظُهُ: إِنِّي تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ مِنْ بَعْدِي: كِتَابَ اللهِ ﷻ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

امام طبرانی نے 'المعجم الکبیر' میں ثقہ راویوں سے حدیث نقل کی ہے جس کے الفاظ ہیں: بے شک میں اپنے وصال کے بعد تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری عترت اہل بیتِ اَطہار ہیں۔ بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ میرے ساتھ حوضِ کوثر پر ملاقات کریں گے۔

١٨. وَعَنْ ضُمَيْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، أَمَرَ بِشَجَرَاتٍ فَقُمِمْنَ بِوَادِي خُمٍّ، وَهَجَّرَ فَخَطَبَ النَّاسَ.

فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنِّي مَقْبُوْضٌ أُوْشِكُ أَنْ أُدْعٰى فَأُجِيْبَ، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟

١٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٥٤، الرقم/٤٩٢٣۔

١٨: أخرجه ابن عقدة في كتاب الولاية/٢٢٧، وذكره السمهودي في جواهر العقدين، ١/٢٩٩۔

قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّکَ بَلَّغْتَ، وَنَصَحْتَ وَأَدَّيْتَ.

قَالَ: إِنِّي تَارِکٌ فِيْکُمْ مَا إِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا: کِتَابُ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي. أَلَا وَأَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ؛ فَانْظُرُوا کَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا.

أَخْرَجَهُ ابْنُ عُقْدَةَ فِي ’الْوِلَايَةِ‘.

حضرت ضُمیرہ اَسلمی رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ نے وادیِ خُم کے قریبی درختوں (کے نیچے سے) صفائی کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ (غدیر خم کے مقام کی طرف) دوپہر کے وقت چلے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ کی طرف سپرد کیا گیا ہوں، اور قریب ہے کہ میں (اللہ کی طرف سے) بلا لیا جاؤں اور میں اس دعوت پر لبیک کہہ دوں، تم اس (میری تبلیغ رسالت) کے متعلق کیا کہتے ہو؟

انہوں نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے ہم (تک اللہ تعالیٰ کا دین درست طریقے سے) پہنچا دیا اور ہمیں نصیحت فرما دی اور اِس کا حق ادا کر دیا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم اِن کو تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی

کتاب ہے اور دوسری میری عترت، میرے اہلِ بیت ہیں۔ بے شک یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ میرے بعد تم ان دونوں سے سلوک کرنے میں مجھے نگاہ میں رکھنا (میرا لحاظ کرنا)۔

اس حدیث کو امام ابن عقدہ نے 'کتاب الولایۃ' میں نقل کیا ہے۔

١٩. وَعَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي لَيْلَى بْنِ ضَمْرَةَ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ رضي الله عنهما قَالَا: لَمَّا صَدَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا، أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْجُحْفَةِ، نَهٰى عَنْ سَمُرَاتٍ بِالْبُطْحَاءِ مُتَقَارِبَاتٍ لَا يَنْزِلُوْا تَحْتَهُنَّ، حَتّٰى إِذَا نَزَلَ الْقَوْمُ وَأَخَذُوْا مَنَازِلَهُمْ سِوَاهُنَّ، أَرْسَلَ إِلَيْهِنَّ فَقُمَّ مَا تَحْتَهُنَّ وَسُدِّيْنَ عَنْ رُؤُوْسِ الْقَوْمِ، حَتّٰى إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ غَدَا إِلَيْهِنَّ فَصَلّٰى تَحْتَهُنَّ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى النَّاسِ، وَذٰلِكَ يَوْمَ غَدِيْرِ خُمٍّ. وَخُمٌّ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَلَهُ بِهَا مَسْجِدٌ مَعْرُوْفٌ.

فَقَالَ: 'أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّهُ قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنَّهُ لَنْ يُعَمَّرَ

١٩: أخرجه ابن عقدة في الولاية/٢٣٣، وذكره ابن حجر العسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ٣/٥٩٧، الرقم/ ٤٤٢٤، والسمهودي في جواهر العقدين في فضل الشرفين، ١/٢٩٩-٣٠١، والهندي في كنز العمال، ٥/١١٤، الرقم/١٢٩١١۔

نَبِيٌّ إِلَّا نِصفَ عُمرِ الَّذِي يَلِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَإِنِّي لَأَظُنُّ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ، وَإِنِّيْ مَسْؤُوْلٌ وَأَنْتُمْ مَسْؤُوْلُوْنَ، هَلْ بَلَّغْتُ؛ فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟'

قَالُوْا: نَقُوْلُ: قَدْ بَلَّغتَ، وَجَهَدْتَ وَنَصَحْتَ؛ فَجَزَاکَ اللهُ خَيْرًا.

قَالَ: 'أَلَسْتُمْ تَشْهَدُوْنَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّ جَنَّتَهُ حَقٌّ، وَأَنَّ نَارَهُ حَقٌّ، وَالْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ؟'

قَالُوْا: بَلٰى نَشْهَدُ.

قَالَ: 'اَللّٰهُمَّ، اشْهَدْ'.

ثُمَّ قَالَ: 'أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ أَلَا فَإِنَّ اللهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا أَوْلٰى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ، أَلَا وَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ؛ فَهٰذَا مَوْلَاهُ'، وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی الله عنه فَرَفَعَهَا حَتّٰى عَرَفَهُ الْقَوْمُ أَجْمَعُوْنَ.

ثُمَّ قَالَ: 'اَللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ'.

ثُمَّ قَالَ: 'أَيُّهَا النَّاسُ، أَنَا فَرَطُكُمْ، وَإِنَّكُمْ وَارِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، أَعْرَضُ مِمَّا بَيْنَ بُصْرَى وَصَنْعَاءَ، فِيْهِ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ

قُدْحَانٌ مِنْ فِضَّةٍ، أَلَا وَإِنِّي سَائِلُكُمْ حِيْنَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ عَنِ الثَّقَلَيْنِ؛ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا حِيْنَ تَلْقَوْنِي'.

قَالُوْا: وَمَا الثَّقَلَانِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟

قَالَ: 'اَلثِّقْلُ الْأَكْبَرُ: كِتَابُ اللهِ، سَبَبٌ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ، وَطَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ، فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لَا تَضِلُّوا، وَلَا تُبَدِّلُوْا. أَلَا وَعِتْرَتِي، فَإِنِّي قَدْ نَبَّأَنِي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ أَنْ لَا يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَلْقَيَانِي، وَسَأَلْتُ اللهَ رَبِّيْ لَهُمْ ذٰلِکَ فَأَعْطَانِي، فَلَا تَسْبِقُوْهُمْ فَتَهْلِكُوْا وَلَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ.

أَخْرَجَهُ ابْنُ عُقْدَةَ فِي 'الْوِلَايَةِ' مِنْ طُرُقِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْهُمَا بِهِ.

حضرت عامر بن ابی لیلیٰ بن ضمرۃ اور حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر واپس نکل رہے تھے، آپ ﷺ نے اِس کے علاوہ کوئی حج نہیں ادا کیا تھا، تو آپ ﷺ جحفہ کے مقام پر تشریف لائے اور لوگوں کو وادئ بطحاء کے قریبی کیکر کے درختوں کے نیچے جانے سے منع فرما دیا۔ جب لوگوں نے (ممنوعہ جگہ) کو چھوڑ کر اپنا پڑاؤ ڈال لیا تو پھر رسول اللہ ﷺ نے اُن درختوں کی طرف (کچھ افراد) کو بھیجا اُن کے

نیچے سے صفائی کی گئی اور لوگوں کے سروں پر کپڑے تان دیے گئے۔ پھر جب نماز کے لیے اذان دی گئی تو آپ ﷺ اُن درختوں کی طرف چلے اور اُن کے نیچے نماز ادا فرمائی۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ یہ غدیر خم کا دن تھا اور 'خمّ' جحفہ سے ایک جگہ کا نام ہے جہاں پر ایک معروف مسجد بھی ہے۔

آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بے شک لطیف و خبیر رب تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ہر نبی کو اِس کی نبوت سے قبل مبعوث کئے گئے نبی کی عمر کی نصف عمر دی جاتی ہے۔ بے شک قریب ہے کہ میں بلا لیا جاؤں اور میں اُس بلاوے کو قبول بھی کرلوں بے شک مجھ سے پوچھا جائے گا اور (عنقریب) تم سے بھی پوچھا جائے گا۔تم اِس کے متعلق کیا کہتے ہو؟

انہوں نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ نے ہم تک دین کو صحیح طریقے سے پہنچا دیا اور (اِس کے پہنچانے) میں محنت کی اور ہمیں نصیحت کی۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اِس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور محمد ﷺ اُس کے رسول اور بندے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی جنت حق ہے اور اُس کی آگ (یعنی جہنم) بھی حق ہے اور بے شک موت بھی حق ہے اور موت کے بعد اٹھنا بھی حق ہے۔ بے شک قیامت آنے والی ہے، بے شک اللہ تعالیٰ قبروں میں سے لوگوں کو اٹھائے گا۔

انہوں نے عرض کیا: ہاں، ہم گواہی دیتے ہیں (کہ یہ سب اِسی طرح ہی

ہے)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اِس پر گواہ رہنا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تم سنتے ہو؟ آگاہ رہو! بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں تمہاری جانوں کے تم سے زیادہ قریب ہوں۔ خبردار! جس کا میں مولیٰ ہوں تو یہ علی ﷺ بھی اُس کا مولیٰ ہے، اور حضرت علی ﷺ کے ہاتھ کو پکڑا اور بلند فرمایا یہاں تک کہ ساری قوم نے اِن کو پہچان لیا۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا: اے اللہ! جو اِسے اپنا محبوب رکھے تو اُسے محبوب رکھ اور جو اِس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا (حوض کوثر) پر پیش رو ہوں اور بیشک تم (عنقریب) میرے ساتھ حوض کوثر پر ملاقات کرو گے۔ وہ حوضِ کوثر جس کی چوڑائی بُصریٰ اور صنعاء کے مابین (مسافت) جتنی ہے۔ جتنی ستاروں کی تعداد ہے اُتنے اُس کے پیالے ہیں جو چاندی سے بنے ہوئے ہیں۔ آگاہ رہو کہ جب تم میرے ساتھ (حوضِ کوثر پر) ملاقات کرو گے تو میں تم سے دو عظیم چیزوں کے متعلق پوچھوں گا۔ پس تم اِس بات کا خیال کرو کہ میرے بعد اُن کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو۔

انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ثقلان (دو عظیم چیزوں) سے کیا مراد ہے؟

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں میں سے عظیم تر چیز سے مراد کتاب اللہ ہے اور وہ ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے

اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ جب تک تم اِسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے گمراہ نہیں ہو گے اور اس کے اندر ردّ و بدل ہرگز نہ کرنا۔ آ گاہ رہو! (دوسری چیز) میری عترت (میرے اہلِ بیت اَطہار) ہیں۔ اللہ تعالیٰ لطیف وخبیر نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گی جب تک میرے ساتھ ملاقات نہ کرلیں۔ اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے ان کے لیے دعا کی تو مجھے وہ چیز عطا کی گئی۔ سوتم اُن سے آگے نہ بڑھو کہ تم ہلاک ہو جاؤ اور نہ اُن کو سکھاؤ کیونکہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

ابن عقدہ نے (اس حدیث کو) 'کتاب الولایۃ' میں عبد اللہ بن سنان اور ابو الطفیل کے طرق سے روایت کیا ہے۔

٢٠. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه، قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ، انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ، فَحَاصَرَهَا سَبْعَ عَشْرَةَ، أَوْ ثَمَانَ عَشْرَةَ، فَلَمْ يَفْتَحْهَا، ثُمَّ ارْتَحَلَ رَوْحَةً أَوْ غُدْوَةً فَنَزَلَ ثُمَّ هَجَّرَ.

ثُمَّ قَالَ: 'أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي فَرَطٌ لَّكُمْ وَأُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا وَإِنَّ

٢٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٦٨/٦، الرقم/٣٢٠٨٦، وأبويعلى في المسند، ١٦٥/٢، الرقم/٨٥٩، والفاكهي في أخبار مكة، ١٩٤/٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٤٣/٤٢، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٣/٩، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ٦٨/١٦، الرقم/٣٩٢٢۔

مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ. وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُقِيْمُنَّ الصَّلَاةَ، وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ، أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي- أَوْ: لِنَفْسِيْ - فَلْيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلَتِهِمْ وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَهُمْ. قَالَ: فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهٗ أَبُوْ بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: هٰذَا.

أَخْرَجَهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، وَعَنْهُ أَبُو يَعْلٰى. وَفِيْهِ: طَلْحَةُ بْنُ حُسَيْنٍ، وَثَّقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ فِي رِوَايَةٍ، وَضَعَّفَهٗ فِي أُخْرٰى، وَضَعَّفَهُ الْجَوْزَجَانِيُّ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ.

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ﷺ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کر لیا تو آپ ﷺ طائف کی طرف تشریف لے گئے اور طائف کا سترہ دن یا اٹھارہ دن محاصرہ کیا۔ پھر بھی آپ ﷺ نے اُس کو فتح نہیں کیا تھا تو آپ ﷺ صبح یا شام کو وہاں سے تشریف لے گئے اور (کسی جگہ) پڑاؤ کیا، پھر وہاں سے دوپہر کے وقت چلے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں (حوض کوثر پر) تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تمہیں اپنی عترت سے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بے شک تمہاری میرے ساتھ ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم ضرور بہ ضرور نماز ادا کرو، اور ضرور بہ ضرور زکوٰۃ ادا کرو، یا میں تمہاری طرف ضرور ایک ایسا آدمی بھیجوں گا جو میری طرف سے ہوگا۔

وہ یقیناً مسلمانوں سے قتال کرنے والوں کی گردنوں کو مارے گا اور اُن کے بچوں کو قیدی بنائے گا، لوگوں کا خیال تھا کہ شاید اس سے مراد حضرت ابو بکر صدیق یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہوں گے لیکن آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور فرمایا: وہ شخص یہ ہے۔

اِس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور ابو یعلی نے بھی عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس روایت کی سند میں طلحہ بن حسین ہیں جن کو اِمام ابن معین نے ایک روایت میں ثقہ قرار دیا ہے اور دوسری میں اُن کی ضعیف قرار دیا ہے۔ امام جوزجانی نے بھی اِسے ضعیف قرار دیا ہے۔ اِس حدیث کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

۲۱. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اخْلُفُوْنِي فِيْ أَهْلِ بَيْتِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي 'الْأَوْسَطِ'.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آخری کلام جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ یہ تھا: میرے اہلِ بیت کے متعلق میرے جانشین بنو (یعنی جو حسن سلوک میں ان کے ساتھ روا رکھتا ہوں تم بھی وہی رکھنا)۔

۲۱: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٥٧، الرقم/٣٨٦٠، وذكره الهيتمي في الصواعق المحرقة، ١/١١٢، ٢/٤٤٠ والمناوي في التيسير بشرح الجامع الصغير، ١/٥١

امام طبرانی نے اس حدیث کو ’المعجم الاوسط‘ میں روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَد تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا، كِتَابَ اللهِ سَبَبُهُ بِيَدِهِ، وَسَبَبُهُ بِأَيْدِيْكُمْ، وَأَهْلَ بَيْتِي.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت علی المرتضیٰ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے اندر (دو ایسی چیزیں) چھوڑی ہیں جب تک تم انہیں تھامے رکھو گے تو گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو کہ ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے اور (دوسری) وہ میرے اہلِ بیت اَطہار ہیں۔

اِس حدیث کو امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٣. وَكَذَا رَوَاهُ الدُّوْلَابِيُّ فِي ’الذُّرِّيَّةِ الطَّاهِرَةِ النَّبَوِيَّةِ‘ مِنْ طَرِيْقِ

٢٢: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٤٤-٦٤٥، الرقم/١٥٥٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/٦٦، الرقم/٢٦٨٠-٢٦٨١، وذكره الزرندي في نظم درر السمطين/٢٩٢، والهندي في كنز العمال، ١٣/٦١، الرقم/٣٦٤٤١۔

٢٣: أخرجه الدولابي في الذرية الطاهرة النبوية/١٢١، الرقم/٢٣٧۔

کَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيٍّ ؓ، بِهِ، وَهُوَ سَنَدٌ جَيِّدٌ. وَلَفْظُهُ: إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُم بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا، كِتَابَ اللهِ سَبَبُهُ بِيَدِهِ، وَسَبَبُهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَأَهْلَ بَيْتِي.

اسی طرح امام دولابی نے اِس حدیث کو اپنی کتاب 'الذرية الطاهرة النبوية' میں کثیر بن زید کے طریق سے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب ؓ سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا حضرت علی المرتضٰی ؓ سے اعلیٰ سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: بے شک میں نے تمہارے درمیان دو ایسی عظیم چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم انہیں تھامے رکھو گے کبھی گمراہ نہ ہوگے، وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن حکیم) ہے، وہ ایک رسی ہے جس کا ایک سرا اس کے دستِ قدرت میں اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے اور میرے اہل بیت اَطہار ہیں۔

٢٤. أَخْرَجَهُ الْمَكِّيُّ وَرَوَاهُ الْجِعَابِيُّ[(١)] فِي الطَّالِبِيِّنَ وَلَفْظُهُ: أَنَّ

٢٤: أخرجه المكي في سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي، ١٥٩/٤-١٦٠، وذكره الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٣٦٨/٢۔

(١) هو أبوبكر محمد بن عمر بن سلم بن البراء التميمي المعروف بابن الجعابي۔ قاض وحافظ للحديث الشريف، تقلد قضاء الموصل، ←

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنِّيْ مُخَلِّفٌ فِيْكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا: كِتَابُ اللهِ ﷻ، طَرَفُهٗ بِيَدِ اللهِ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ، وَعِتْرَتِيْ أَهْلُ بَيْتِيْ، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

امام مکی نے بیان کیا ہے کہ امام جعابی نے 'الطالبین' میں ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میں تمہارے اندر (دو عظیم چیزیں) چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم اِن کو پکڑے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک کتاب اللہ ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں ہے، اور میری عترت میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک حوضِ کوثر پر میرے ساتھ ملاقات نہ کر لیں۔

٢٥. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي مَقْبُوْضٌ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: يَعْنِي كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِيْ، وَإِنَّكُمْ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا، وَأَنَّهٗ لَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْتَغٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، كَمَا تُبْتَغَى الضَّالَّةُ فَلَا تُوْجَدُ.

.... وتوفي سنة ٣٥٥هـ ترجمته في تاريخ بغداد، ٣/٢٦، وشذرات الذهب، ٣/١٨١، والأعلام، ٧/٢٠١۔

٢٥: أخرجه البزار في المسند، ٣/٨٩، الرقم/٨٦٤، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٣۔

رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

حضرت علی المرتضیٰ ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا وصال ہونا ہے اور میں نے تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑی ہیں: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت، تم ان دونوں (کو تھامنے) کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ قیامت اُس وقت تک ہرگز برپا نہیں ہو گی جب تک رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ کو ایسے تلاش کیا جائے گا جس طرح کسی گم شدہ چیز کو طلب کیا جائے اور وہ نہ پائی جائے۔

اِسے امام بزار نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَبِي ذَرٍّ ﷺ: أَنَّهُ آخِذٌ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلٰى وَابْنُ عَدِيٍّ.

حضرت ابو ذر غفاری ﷺ نے خانہ کعبہ کے دروازے کے کڑے کو تھامے

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٣٥٤، الرقم/٥٥٣٦، وأبويعلى في المسند، ٧/٧٢، الرقم/٣٩٩٧، وابن عدي في الكامل، ٦/٤١١، الرقم/١٨٩٣، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/٤٩٨، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٦/٢١٩، الرقم/٣٩٧٣۔

ہوئے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے اہل بیتِ اَطہار کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اِس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو اِس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

اسے امام طبرانی، ابو یعلی اور ابن عدی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْهُ أَيْضًا: إِنَّهُ آخِذٌ بِحَلَقَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابُ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ، كِتَابُ اللهِ عزوجل، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَإِنَّ مَثَلَهُمَا كَمَثَلِ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ. (١)

رَوَاهُ الْفَسَوِيُّ.

حضرت ابو ذر (غفاری) رضی اللہ عنہ **سے ہی مروی ہے،** وہ خانہ کعبہ کے دروازے کو تھامے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! میں تمہارے اندر دو عظیم چیزیں چھوڑ رہا ہوں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور دوسری میری عترت، میرے اہل بیت اَطہار ہیں۔ دونوں میں سے ایک زیادہ فضیلت والی ہے اور وہ کتاب اللہ ہے۔ یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر ملاقات کریں گے۔ اور بے

---

(١) أخرجه الفسوي في المعرفة والتاريخ، ١/٢٩٦

شک اِن دونوں کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اِس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جس نے اِس کو چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔

اِسے امام فسوی نے روایت کیا ہے۔

۲۷. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، كِتَابَ اللهِ تَعَالٰى وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا، فَإِنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْخَطِيْبُ الْبَغْدَادِيُّ.

حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں: ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب، اور دوسری میری عترت یعنی میرے اہلِ بیتِ اَطہار ہیں۔ میرے بعد تم ان دونوں سے سلوک کرنے میں مجھے نگاہ میں رکھنا (میرا لحاظ کرنا)۔ یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے

۲۷: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۱۱۸، الرقم/۴۵۷۶، وأيضًا في ۳/۱۶۰، الرقم/۴۷۱۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۴۵، الرقم/۸۱۴۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۵/۱۶۶، الرقم/۴۹۶۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۳۵۵، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ۸/۴۴۲، الرقم/۳۵۵۱، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۱۶۳۔

جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوضِ (کوثر) پر آئیں گے۔

اِسے امام حاکم، نسائی، طبرانی، ابو نعیم اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

٢٨. وَأَخْرَجَهُ ابْنُ عُقْدَةَ مِنْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ، عَنِ الْأَصْبُغِ بْنِ نَبَاتَةَ، عَنْهُ.

ابن عقدہ نے سعد بن طریف سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا ہے۔

وَأَخْرَجَ ابْنُ عُقْدَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی اللہ عنہ مَولٰى رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غَدِيْرَ خُمٍّ مَصْدَرَهُ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَامَ خَطِيْبًا بِالنَّاسِ بِالْهَاجِرَةِ فَقَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ؛ اَلثِّقَلُ الْأَكْبَرُ، وَالثِّقَلُ الْأَصْغَرُ. فَأَمَّا الثِّقَلُ الْأَكْبَرُ. فَبِيَدِ اللهِ طَرَفُهُ، وَالطَّرَفُ الْآخَرَ بِأَيْدِيْكُمْ؛ وَهُوَ كِتَابُ اللهِ إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوْا وَلَنْ تَذِلُّوْا أَبَدًا. وَأَمَّا الثِّقَلُ الْأَصْغَرُ: فَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، إِنَّ اللهَ هُوَ الْخَبِيْرُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَسَأَلْتُهُ ذٰلِكَ لَهُمَا، وَالْحَوْضُ عَرْضُهُ مَا بَيْنَ بُصْرٰى وَصَنْعَاءَ، فِيْهِ مِنَ الْآنِيَةِ عَدَدُ

٢٨: أخرجه ابن عقدة في كتاب الولاية/١٩٣

الْكَوَاكِبِ، وَاللهُ ، سَائِلُكُمْ كَيْفَ خَلَفْتُمُوْنِيْ فِيْ كِتَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِيْ. (۱)

ابن عقدہ نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں، سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپسی پر غدیرِ خم کے مقام پر جلوہ فرما ہوئے تو آپ ﷺ دوپہر کے وقت لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! بے شک میں نے تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑی ہیں: بڑی عظیم چیز اور (اُس سے) چھوٹی عظیم چیز۔ بڑی عظیم شے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اگر تم اِسے تھامے رکھو گے تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور نہ ہی رسوا ہو گے۔ اور دوسری چھوٹی عظیم چیز میری عترت یعنی میرے اہلِ بیتِ اطہار ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ خبیر نے مجھے (ان دونوں کے متعلق) خبر دی ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے ساتھ حوضِ کوثر پر ملاقات کر لیں۔ میں نے اپنے رب سے ان دونوں کے لئے یہی مانگا ہے۔ حوض کوثر جس کی چوڑائی بصریٰ اور صنعاء کے درمیان (مسافت) جتنی ہے اور جس کے برتن ستاروں کی تعداد جتنے ہیں اور اللہ تعالیٰ تم سے پوچھے گا کہ تم نے میرے بعد اُس کی کتاب اور میرے اہل بیتِ اطہار کے ساتھ کیسا سلوک کیا ہے؟

---

(۱) أخرجه ابن عقدة في كتاب الولاية/۲۲۴

٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي خَلَفْتُ فِيْكُمُ اثْنَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا أَبَدًا: كِتَابَ اللهِ وَنَسَبِيْ، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ اِن دونوں کو (تھامنے) کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک کتاب اللہ ہے اور (دوسری) میرے اہل نسب (میرے اہل بیتِ اطہار) ہیں۔ یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے ساتھ حوض کوثر پر ملاقات کریں گے۔

اِسے امام ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

٣٠. عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ ﷺ: قَالَتْ: رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّتِهٖ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ، أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ، ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا بِالْهَاجِرَةِ.

فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ: أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنِّي يُوْشَکُ أَنْ أُدْعٰى فَأُجِيْبَ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ أَبَدًا: كِتَابَ اللهِ، طَرَفٌ بِيَدِ

٢٩: الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٣، والسمهودي في جواهر العقدين في فضل الشرفين وعزاه إلى البزار، ١/٣٠٣

٣٠: أخرجه ابن عقدة في كتاب الولاية/٢٤٥۔

اللهِ، وَطَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، أَلَا إِنَّهُمَا لَنْ يَتفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

أَخْرَجَهُ ابْنُ عُقْدَةَ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّهٗ سَمِعَهَا رضي الله عنها تَقُوْلُ بِهٖ.

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ حج کرنے کے بعد لوٹے، جب غدیر خم کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے (وہاں پر موجود قریبی) درختوں کے نیچے سے صفائی کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ دوپہر کے وقت خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! بے شک قریب ہے کہ مجھے (اللہ کی طرف) بلا لیا جائے اور میں وہ بلاوا قبول بھی کر لوں۔ میں نے تمہارے درمیان (دو عظیم) چیزیں چھوڑی ہیں تم اب اِس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے اور دوسری چیز میری عترت یعنی میرے اہل بیت اَطہار ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت سے متعلق اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں۔ آگاہ رہو یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کے حوض کوثر پر میرے ساتھ ملاقات کریں گے۔

ابن عقدہ نے یہ حدیث عمرو بن سعید بن عمر بن جعدہ بن ہبیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت ام ہانی کو ایسے کہتے ہوئے سنا ہے۔

٣١. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ﷺ، قَالَتْ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِيَدِ عَلِيٍّ بِغَدِيْرِ خُمٍّ فَرَفَعَهَا حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ إِبْطِهٖ. فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

وَفِيْهِ: ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي مُخْلِفٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِيْ، وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

أَخْرَجَهُ ابْنُ عُقْدَةَ مِنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْهَا ﷺ بِهٖ.

حضرت اُم سلمہ ﷺ سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے غدیرخم کے مقام پر حضرت علی ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور اِسے اتنا بلند فرمایا کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغل مبارک کی سفیدی کو دیکھ لیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولا ہوں، علی ﷺ بھی اس کا مولا ہے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، وہ کتاب اللہ اور میری عترت (یعنی میرے اہل بیت) ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے ساتھ حوضِ کوثر پر اکٹھے ملاقات کریں گے۔

ابن عقدہ نے یہ حدیث عروہ بن خارجہ سے، انہوں نے حضرت فاطمہ بنت

٣١: أخرجه ابن عقدة في كتاب الولاية/٢٤٤۔

علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایسے ہی روایت کی ہے۔

٣٢. وَأَخْرَجَهُ ابْنُ عُقْدَةَ مِنْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ يَقُوْلُ: - وَقَدِ امْتَلَأَتِ الْحُجْرَةُ مِنْ أَصْحَابِهِ- أَيُّهَا النَّاسُ، يُوْشَكُ أَنْ أُقْبَضَ قَبْضًا سَرِيْعًا فَيُنْطَلَقَ بِيْ، وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُمُ الْقَوْلَ مَعْذِرَةً إِلَيْكُمْ. أَلَا إِنِّيْ مُخَلِّفٌ فِيْكُمْ كِتَابَ رَبِّي عزوجل، وَعِتْرَتِيْ أَهْلَ بَيْتِيْ.

ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضي الله عنه فَرَفَعَهَا، فَقَالَ: 'هٰذَا عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ؛ لَا يَتَفَرَّقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، فَأَسْأَلُكُمْ مَا تَخْلُفُوْنِي فِيْهِمَا.

ابن عقدہ نے عروہ بن خارجہ کے طریق سے حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اِن الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے، وہ بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے والد گرامی (حضور نبی اکرم ﷺ) کے مرضِ وصال میں آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اور اس وقت آپ ﷺ کا

٣٢: أخرجه ابن عقدة في كتاب الولاية/٢٤٣، والحاكم في المستدرك، ٣/١٣٤، الرقم/٤٦٢٨، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٣٦٨، وعبد الملك بن حسين العاصمي المكي في سمط النجوم العوالي، ٣/٦٣۔

حجرہ مبارک آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھرا ہوا تھا۔

اے لوگو! مجھے یقین ہے کہ میرا وصال جلد ہو جائے گا اور مجھے بلا لیا جائے گا۔ اور میں نے پہلے ہی تمہیں ایک بات بتا دی ہے۔ آگاہ رہو! بے شک میں تمہارے درمیان اپنے رب کی کتاب اور اپنی عترت اہلِ بیت کو چھوڑے جا رہا ہوں۔

پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور اُسے بلند کیا اور پھر فرمایا: یہ علی (رضی اللہ عنہ) ہے جو قرآن مجید کے ساتھ ہیں اور قرآن مجید علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ہے۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے ساتھ حوضِ کوثر پر ملاقات کریں گے۔ میں اِن دونوں کے متعلق تم سے سوال کروں گا کہ تم نے اِن دونوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

٣٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ.

٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/١٣١، الرقم/٢٥٥٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٦٨، الرقم/٣٢٠٨٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٦٥، الرقم/٨٥٩، والبزار في المسند، ٣/٢٥٩، الرقم/١٠٥٠، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٣، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ١٦/٦٨، الرقم/٣٩٢٢

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اپنی عترت سے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک میرا تمہارے ساتھ ملاقات کرنے کا مقام حوضِ کوثر ہے۔

اِسے امام حاکم، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ عزوجل حُرُمَاتٍ ثَلَاثَةً مَنْ حَفِظَهُنَّ؛ حَفِظَ اللهُ تَعَالٰى لَهُ أَمْرَ دِيْنِهِ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللهُ لَهُ شَيْئًا.

قِيْلَ: وَمَا هُنَّ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟

قَالَ: حُرْمَةُ الإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَحِمِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَالْكَبِيْرِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمتیں ہیں، جس نے اِن کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اُس کے دین اور دنیا (دونوں) کی حفاظت فرمائے گا۔ جو شخص اِن کی حفاظت نہیں کرے گا

٣٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٧٢، الرقم/٢٠٣، وأيضًا في المعجم الكبير، ٣/١٢٦، الرقم/١٨٨١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٨٨، والهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٤٠، والهندي في كنز العمال، ١/٥٤، الرقم/٣٠٨۔

اللہ تعالیٰ اُس کی (دنیا اور آخرت کی) کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون سی تین حرمتیں ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اِسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے نسب پاک کی حرمت۔

اِسے امام طبرانی نے ’المعجم الاوسط‘ اور ’المعجم الکبیر‘ میں اسے روایت کیا ہے۔

٣٥. أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي ’الْمُسْتَدْرَكِ‘ مِنْ حَدِيْثِ سَلَامَةَ بْنِ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوْصَانِي اللهُ بِذِي الْقُرْبٰى، وَأَمَرَنِي أَنْ أَبْدَأَ بِالْعَبَّاسِ.

امام حاکم نے ’المستدرک‘ میں سلامہ بن روح سے، انہوں نے عُقیل بن خالد سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے قرابت داروں کے ساتھ (حسنِ سلوک) کرنے کی وصیت کی اور مجھے حکم دیا کہ میں (حسنِ سلوک) کی ابتداء (اپنے چچا) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کروں۔

٣٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٧٧، الرقم/٥٤٣٧، وذكره الهندي في كنز العمال، ١١/٣٢٠، الرقم/٣٣٣٩٧، والمناوي في التيسير بشرح الجامع الصغير، ١/٣٨٦.

٣٦. وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيْرٍ رَفَعَهُ مُعْضَلًا، مِثْلَهُ.

عبد اللہ بن کثیر سے بھی اِس جیسی مرفوع معضل روایت نقل کی گئی ہے۔

٣٧. وَرَوَى الْحَافِظُ جَمَالُ الدِّيْنِ الزَّرَنْدِيُّ فِيْ كِتَابِهٖ ’ دُرَرُ السِّمْطَيْنِ‘ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ شَبَّةَ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى الْأَصْبَغِ بْنِ نَبَاتَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُقْرِئُكَ مَا أَمْلَاهُ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ؟ فَأَخْرَجَ صَحِيْفَةً فِيْهَا مَكْتُوبٌ:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذَا مَا أَوْصٰى بِهٖ مُحَمَّدٌ ﷺ أَهْلَ بَيتِهٖ وَأُمَّتَهُ، أَوْصٰى أَهْلَ بَيْتِهٖ بِتَقْوَى اللهِ، وَلُزُوْمِ طَاعَتِهٖ، وَأَوْصٰى بِلُزُوْمِ أَهْلَ بَيْتِهٖ، وَأَهْلُ بَيْتِهٖ يَأْخُذُوْنَ بِحُجْزَةِ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَأَنَّ شِيْعَتَهُمْ يَأْخُذُوْنَ بِحُجَزِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَّهُمْ لَنْ يُدْخِلُوْكُمْ بَابَ ضَلَالَةٍ، وَلَنْ يُخْرِجُوْكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى.

حافظ جمال الدین زرندی اپنی کتاب ’دُرر السمطَین‘ میں ابراہیم ابن شبّہ انصاری سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں اصبغ بن نباتہ کے پاس بیٹھا

٣٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٦/٣٤٣۔

٣٧: ذكره الزرندي في نظم درر السمطين/٢٩٩۔

تھا تو انہوں نے کہا: کیا میں تجھے وہ تحریر نہ پڑھاؤں جو مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھوائی؟ انہوں نے وہ صحیفہ نکالا جس میں یہ لکھا ہوا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ وہ وصیت نامہ ہے جس کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل بیت اور اپنی امت کو وصیت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہلِ بیت کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اُس کی اطاعت کو لازم پکڑنے کی وصیت فرمائی اور اپنی امت کو اہلِ بیت اَطہار کو لازم پکڑنے کی وصیت فرمائی۔ (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہلِ بیت اَطہار اپنے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ لیں گے اور اُن کے پیروکار و متعلقین قیامت کے دن اُن (یعنی اہلِ بیت اَطہار) کی پناہ لیں گے۔ بے شک وہ تمہیں گمراہی کے دروازے میں ہرگز نہیں داخل کریں گے اور تمہیں ہدایت کے دروازے سے ہرگز باہر نہیں نکالیں گے۔

قَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ وَالْمُرَاقَبَةُ لِلشَّيءِ: الْمُحَافَظَةُ عَلَيْهِ يَقُوْلُ: احْفَظُوْهُ فِيهِمْ فَلَا تُؤْذُوْهُمْ، وَلَا تُسِيئُوْا إِلَيْهِمْ.(١)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے فتح الباری میں (مراقبہ کے معنی بیان

---

(١) ذكره ابن حجر العسقلاني في فتح الباري، ٧/٧٩، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٤١، وابن الأثير في النهاية في غريب الأثر، ٢/٢٤٨، وابن منظور الأفريقي في لسان العرب، ١/٤٢٥، والزبيدي في تاج العروس، ٢/٥١٣۔

کرتے ہوئے) کہا ہے: کسی چیز کا مراقبہ کرنے کا مطلب یہ کہ اس چیز کی حفاظت کرنا؛ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی اُن کے متعلق حفاظت کرو۔ اُن کو نہ تو تکلیف دو اور نہ ہی اُن کے ساتھ کوئی برا سلوک کرو۔

وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي 'صَحِيْحِهِ' مِنْ قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه:

'يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ'. (١)

اِمام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه کا قول ہے، انہوں نے فرمایا: اے لوگو! اہلِ بیت اَطہار کے متعلق حضرت محمد ﷺ (کی خوشنودی) نگاہ میں رکھو۔

٣٨. أَخْرَجَ مُحِبُّ الدِّيْنِ الطَّبَرِيُّ فِي 'الذَّخَائِرِ' قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِسْتَوْصُوْا بِأَهْلِ بَيْتِي خَيْرًا؛ فَإِنِّي أُخَاصِمُكُم عَنْهُمْ غَدًا، وَمَنْ أَكُنْ خَصِيْمَهُ أَخْصُمُهُ، وَمَنْ أَخْصُمُهُ دَخَلَ النَّارَ. وَأَنَّهُ ﷺ قَالَ: مَنْ

---

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ٣/١٣٦١، الرقم/٣٥٠٩، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٥٧٤، الرقم/٩٧١، والحميدي في الجمع بين الصحيحين، ١/٨٩، الرقم/٨۔

٣٨: ذكره محب الدين الطبري في ذخائر العقبى/١٨، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٤١، والعاصمي المكي في سمط النجوم العوالي، ٤/١٦٠۔

حَفِظَنِي فِي أَهْلِ بَيْتِي؛ فَقَدِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللهِ عَهْدًا.

قَالَ الطَّبَرِيُّ أَخْرَجَهُ أَبُوْ سَعْدٍ وَالْمُلَّا فِيْ سِيْرَتِهٖ.

محبّ الدین الطبری نے 'ذخائر العقبیٰ' میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے اہلِ بیت اَطہار کے ساتھ بھلائی طلب کرو۔ بے شک میں کل (قیامت کے دن) اُن کی طرف سے جھگڑا کرنے والا ہوں گا۔ جس کا میں خصیم ہوں گا میں اُس کی طرف سے جھگڑا کروں گا۔ اور جس سے میں جھگڑا کروں گا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ اور ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اہلِ بیت کے متعلق میری حفاظت کی اُس نے اللہ تعالیٰ کے ہاں عہد پختہ کر لیا۔

محبّ الدین طبری نے کہا ہے: ابو سعد اور ملا علی قاری نے اپنی کتبِ سیرت میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

وَأَخْرَجَ مُحِبُّ الدِّيْنِ الطَّبَرِيُّ أَيْضًا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِيْ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَغْصَانُهَا فِي الدُّنْيَا، فَمَنْ تَمَسَّكَ بِنَا اتَّخَذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا. (١)

امام محبّ الدین طبری نے ہی روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اور میرے اہلِ بیت جنت میں ایک درخت (کی مانند)

---

(١) أخرجه محب الدين الطبري في ذخائر العقبى/١٦، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٦٧٦۔

ہیں اور اِس کی شاخیں دنیا میں ہیں، جس نے ہمیں تھام لیا اُس نے اپنے رب کی طرف اپنا راستہ بنا لیا۔

وَأَخْرَجَ الطَّبَرِيُّ أَيْضًا: فِي كُلِّ خَلْفٍ مِنْ أُمَّتِي عُدُوْلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَنْفُوْنَ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ، وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ، أَلَا وَإِنَّ أَئِمَّتَكُمْ وَفْدُكُمْ إِلَى اللهِ ﷻ فَانْظُرُوْا مَنْ تُوْفِدُوْنَ.(۱)

امام محبّ الدین طبری نے اس حدیث کی بھی تخریج کی ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا): میرے بعد میں آنے والی امت میں میرے اہلِ بیت میں سے عدل کرنے والے ائمہ ہوں گے جو اِس دین سے غالیوں (انتہا پسندوں) کی تحریف اور باطل کو اختیار کرنے والوں کی من گھڑت باتوں اور جاہلوں کی تاویلات کی نفی کریں گے۔ آگاہ رہو! بے شک تمہارے ائمہ اللہ تعالیٰ کی طرف تمہارا وفد ہیں۔ سو تم خیال رکھو کہ کس کو اللہ کی بارگاہ میں اپنا وفد بناتے ہو۔

۳۹. وَأَخْرَجَ أَحْمَدُ فِي 'فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ' مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدِ بْنِ

---

(۱) أخرجه محب الدين الطبري في ذخائر العقبى/۱۷، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ۲/۴۴۱۔

۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۲/۶۵۴، الرقم/ ــــ

عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيْدَ، مَرْفُوعًا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِيْنَا الْحِكْمَةَ أَهْلَ الْبَيْتِ.

امام اَحمد بن حنبل نے اپنی کتاب ’فضائل الصحابہ‘ میں حُمید بن عبد اللہ بن یزید سے مرفوع حدیث کی تخریج کی ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا): تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمارے اہلِ بیت کو حکمت سے نوازا۔

٤٠. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:

.... ١١١٣، وابن أبي حاتم في التفسير، ٥٣٣/٢، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى/٢٠، وذكره الملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٣٠٩/١١، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٤٤٢/٢-٤٤١

٤٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٨٩/٣، الرقم/١١٨٦٠، والترمذي في السنن، كتاب الفضائل، باب فضل الأنصار وقريش، ٧١٤/٥، الرقم/٣٩٠٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٩٩/٦، الرقم/٣٢٣٥٧، وأبو يعلى في المسند، ٥١٠/٢، الرقم/١٣٥٨، وابن الجعد في المسند، ٢٩٩/١، الرقم/٢٠٣٣۔

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! میرا جامہ دان (راز دان) جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری قابل اعتماد جماعت انصار ہیں۔ ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو اور نیک کاروں کو قبول کرو۔

اِسے امام احمد، ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حَسن ہے۔

٤١. وَكَذَا أَخرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ مِنْ طَرِيْقِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، بِلَفْظٍ: 'أَهْلُ بَيْتِي وَالْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي'، وَالْبَاقِي سَوَاءٌ.

اِسی طرح امام دیلمی نے حضرت ابو سعید خدری ﷺ کے طریق سے اِن الفاظ سے روایت نقل کی ہے: میرے اہلِ بیت اور اَنصار میری جماعت اور میرا جامہ دان ہیں۔ اور باقی لفظ اسی طرح ہیں۔

التَّنْبِيْهَات

وَهُنَا تَنْبِيْهَاتٌ:

یہاں کچھ تنبیہات ہیں:

٤١: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٠٧، الرقم/١٦٤٥.

أَحَدُهَا

قَوْلُهُ ﷺ فِي حَدِيْثِ 'مُسْلِمٍ' وَغَيْرِهِ: 'وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ'. أَيْ كِتَابِ اللهِ وَالْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ، كَمَا سَبَقَ سَمَّاهُمَا: 'ثَقَلَيْنِ' لِعِظَمِهِمَا وَشَأْنِهِمَا، كَمَا قَالَ الزُّبَيْدِيُّ: 'اَلثِّقَلُ' مُحَرَّكَةٌ مَتَاعُ الْمُسَافِرِ وَحَشَمُهُ وَالْجَمْعُ أَثْقَالٌ، وَكُلُّ شَيْءٍ خَطِرٍ نَفِيْسٍ مَصُوْنٍ لَهُ قَدْرٌ وَوَزْنٌ'.

قَالَ: وَكَذَالِكَ الْحَدِيْثُ: 'إِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابُ اللهِ، وَعِتْرَتِيْ'.

وَقَالَ: وَالثَّقَلانِ الإِنْسُ وَالْجِنُّ، وَالأَثْقَالُ: كُنُوْزُ الأَرْضِ وَمَوْتَاهَا.[1]

وَقَالَ غَيْرُهُ: 'كُلُّ خَطِيْرٍ نَفِيْسٍ: ثِقَلٌ، وَمِنْهُ: الثَّقَلانِ: الإِنْسُ وَالْجَانُّ؛ لِأَنَّهُمَا فُضِّلَا بِالتَّمْيِيْزِ وَالْعَقْلِ عَلٰى سَائِرِ الْحَيَوَانِ، وَهُمَا

---

(١) ذكره الأزهري في تهذيب اللغة، ٧٨/٩، الفيروز آبادي في القاموس المحيط/١٢٥٦، والزبيدي في تاج العروس، ١٥٦/٢٨.

قُطَّانُ الْأَرْضِ وَسُكَّانُهَا'. (۱)

اُن میں سے ایک آپ ﷺ کا وہ قول مبارک ہے جسے امام مسلم اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے۔ (اس کے الفاظ ہیں): 'میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑنے والا ہوں'۔

اس سے مراد ہے: 'اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (آپ ﷺ کی) پاکیزہ آل'۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن دونوں کا نام اُن کی عظمت اور شان کے سبب 'ثقلین' رکھا۔ جیسا کہ علامہ زبیدی نے کہا ہے: 'ثقل' پر جب حرکت دی جائے تو لغت میں متاعِ سفر پر بولا جاتا ہے۔ اس کی جمع اَثقال ہے اور ہر عمدہ چیز جس کی حفاظت کی جاتی ہے وہ قابل قدر اور اس کا وزن ہوتا ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اِسی سے حدیثِ نبوی ہے: بے شک میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑنے والا ہوں: اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میرے اہلِ بیت۔ اور مزید کہا: ثقلان میں اِنس و جن (شامل ہیں) اور اثقال: زمین کے خزانے اور اُس کے اندر مدفون فوت شدگان کو کہتے ہیں۔

بعض نے کہا ہے: اہمیت اور نفاست والی شے کو ثقل کہتے ہیں اور اس کا تثنیہ ثقلان آتا ہے (اور اِس سے مراد) انس و جن ہیں اور یہ دونوں اپنی عقل کے

---

(۱) ذكره الأزهري في تهذيب اللغة، ۷۸/۹، والزبيدي في تاج العروس، ۱۵٦/۲۸، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٦٥۳/۲، والملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ۲۹۵/۱۱۔

سبب منفرد ہونے کی وجہ سے تمام حیوانات پر فضیلت رکھتے ہیں، یہ دونوں گروہ زمین کے باسی ہیں۔

قَالَ السَّمْهُوْدِيُّ فِيْ جَوَاهِرِ الْعِقْدَيْنِ: أَنَّهُ لَمَّا كَانَ كُلٌّ مِنَ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ، وَالْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ مَعْدِنًا لِلْعُلُوْمِ اللَّدُنِّيَّةِ، وَالْأَسْرَارِ وَالْحِكَمِ النَّفِيْسَةِ الشَّرْعِيَّةِ، وَكُنُوْزِ دَقَائِقِهَا وَاسْتِخْرَاجِ حَقَائِقِهَا أَطْلَقَ عَلَيْهِمَا: 'الثَّقَلَيْنِ'.

وَيُرْشِدُ لِذٰلِکَ: حَثُّهُ ﷺ فِي بَعْضِ الطُّرُقِ السَّابِقَةِ عَلَى الْاقْتِدَاءِ والتَّمَسُّکِ وَالتَّعَلُّمِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ، وَقَوْلِهٖ ﷺ فِيْ حَدِيثِ أَحْمَدَ الْآتِي: 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْنَا الْحِكْمَةَ أَهْلَ الْبَيْتِ'.(١)

امام سہودی نے 'جواہر العقدین' میں کہا ہے، (جس کا) حاصلِ کلام یہ ہے کہ جب ہر شے قرآنِ عظیم سے (ثابت) ہے اور (آپ ﷺ کے) آل اَطہار علوم لدنی، اَسرار اور شرعی عمدہ حِکَم و معارف کا عظیم خزانہ ہیں تو اِسی وجہ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے اِن دونوں اشیاء پر 'ثقلین' کا لفظ بولا ہے۔

اِس کی طرف بعض سابقہ طرق سے مروی اَحادیث میں آپ ﷺ کا اہل بیت اَطہار سے تعلیم حاصل کرنے اور اُن کی اقتداء کو لازماً اختیار کرنے کی ترغیب

(١) ذكره السمهودي في جواهر العقدين، ٣٠٧/١، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ١٦٠/٤۔

دینا بھی راہنمائی کرتا ہے اور آپ ﷺ کی وہ حدیث (بھی شاہد ہے) جو امام اَحمد نے روایت کی ہے کہ 'تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمارے اہلِ بیت کو حکمت سے نوازا ہے'۔

وَقِيلَ: سَمَّاهُمَا: 'ثَقَلَيْنِ' لِأَنَّ الْأَخْذَ بِهِمَا، وَالْعَمَلَ بِمَا يُتَلَقّٰى عَنْهُمَا، وَالْمُحَافَظَةَ عَلٰى رِعَايَتِهِمَا، وَالْقِيَامَ بِوَاجِبِ حُرْمَتِهِمَا ثَقِيلٌ.

قِيلَ: وَمِنْهُ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا﴾ [المزمل، ۷۳/۵] لِأَنَّ أَوَامِرَ اللهِ وَفَرَائِضَهُ وَنَوَاهِيَهُ لَا تُؤَدّٰى إِلَّا بِتَكَلُّفِ مَا يَثْقُلُ.(۱)

وَقِيلَ: 'ثَقِيلًا' لَهُ وَزْنٌ وَقَدْرٌ خَطِيرٌ، وَهٰذَا رَاجِعٌ إِلَى الْأَوَّلِ.

اور بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے اِن کا نام 'ثقلین' اِس لیے رکھا کہ اِن دونوں کو تھامے رکھنا، اور جو کچھ اِن دونوں سے حاصل کیا جائے اُس پر عمل کرنا، اور اُن دونوں کے حقوق کی حفاظت کرنا اور اِن دونوں کی عزت و حرمت کے وجوب پر قائم رہنا ثقیل اور بھاری ہے۔

---

(۱) ذكره الأزهري في تهذيب اللغة، ۷۹/۹، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ۶۵۳/۲، وملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ۲۹۵/۱۱، والمناوي في التيسير بشرح الجامع الصغير، ۲۳۳/۱۔

کہا گیا ہے کہ اور اِس سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ’ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری فرمان نازل کریں گے o‘ اِس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام اوامر و فرائض اور نواہی اُس تکلّف کے ساتھ ادا کیے جاتے ہیں جو بھاری ہو۔

کہا گیا ہے کہ ’ثقیلا ‘ (سے مراد ایسی چیز ہے) جس کا وزن ہو اور وہ عمدہ قدر رکھتی ہو۔ اور یہ پہلی بات کی ہی تائید ہے۔

ثَانِيُهَا

الَّذِيْنَ وَقَعَ الْحَثُّ عَلَى التَّمَسُّكِ بِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ النَّبَوِيِّ وَالْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ هُمُ الْعُلَمَاءُ بِكِتَابِ اللهِ ﷻ، إِذْ لَا يَحُثُّ ﷺ عَلَى التَّمَسُّكِ بِغَيْرِهِمْ، وَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يَقَعُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْكِتَابِ افْتِرَاقٌ حَتّٰى يَرِدُوْا عَلَى الْحَوْضِ، وَلِهٰذَا قَالَ ﷺ: ’لَا تَقَدَّمُوْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوْا‘.(١)

وَقَالَ فِي الطَّرِيْقِ الْآخَرِ فِيْ عِتْرَتِهِ ﷺ: ’فَلَا تَسْبِقُوْهُم فَتَهْلِكُوا، وَلَا تُعَلِّمُوْهُم فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ‘.(٢)

(١) ذكره السمهودي في جواهر العقدين، ١/١٠٨، والعاصمي في سمط النجوم العوالي، ٤/١٦٠۔

(٢) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٦٦، الرقم/٢٦٨١، وأيضًا ــ

وَاخْتُصُّوْا بِمَزِيْدِ الْحَثِّ عَنْ غَيْرِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ؛ لِمَا تَضَمَّنَتْهُ الْأَحَادِيْثُ الْمُتَقَدَّمَةُ.

وَلِحَدِيْثِ أَحَمَدَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَضَاءٌ قَضٰى بِهٖ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَأَعْجَبَ النَّبِيَّ ﷺ.وَقَالَ: 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْنَا الْحِكْمَةَ أَهْلَ الْبَيْتِ'.(١)

وَلَا خَفَاءَ؛ أَنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ النَّبَوِيِّ مِنْ خُلَاصَةِ قُرَيْشٍ، وَقَدْ سَبَقَ أَوَاخِرَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ قَوْلُهُ ﷺ فِيْهِمْ – كَمَا قَالَ ﷺ –: 'يَا أُيُّهَا النَّاسُ، لَا تَقَدَّمُوْا قُرَيْشًا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تَخَلَّفُوْا عَنْهَا فَتَضِلُّوْا، وَلَا

.... في ٥/١٦٦، الرقم/٤٩٧١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٣-١٦٤، والهندي في كنز العمال، ١/١٠٦، ١٠٧، الرقم/٩٤٦، ٩٥٧، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة ٢/٤٣٩۔

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٥٤، الرقم/١١١٣، وابن أبي حاتم في تفسير القرآن العظيم، ٢/٥٣٣، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى/٢٠، وابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٤٢۔

تُعَلِّمُوْهَا وَتَعَلَّمُوْا مِنْهَا؛ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ. (١)

فَإِنْ قِيْلَ: فَمَا الْجَمْعُ بَيْنَ ذٰلِكَ وَبَيْنَ تَخْصِيْصِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْعِتْرَةِ بِهٖ؟

قُلْنَا: أَهْلُ الْبَيْتِ وَالْعِتْرَةُ الطَّاهِرَةُ، أَخَصُّ مِنْ مُطْلَقِ قُرَيْشٍ، لِأَنَّهٗ يَعُمُّهُمْ وَغَيْرَهُمْ كَمَا سَبَقَ، وَقَدْ تَقَرَّرَ فِي الْأُصُوْلِ: إِنَّ إِفْرَادَ فَرْدٍ مِنَ الْعَامِّ وَذِكْرَهٗ بِحُكْمِ الْعَامِّ؛ لَا يَقْتَضِيْ قَصْرَ الْعَامِّ عَلٰى ذٰلِكَ الْفَرْدِ عَلَى الْأَصَحِّ، بَلْ يُفِيْدُ بِمَزِيْدِ الْاِهْتِمَامِ بِشَأْنِهٖ، وَالتَّنْوِيْهِ بِقَدْرِهٖ، وَنَفْيِ احْتِمَالِ تَخْصِيْصِهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْعَامِّ.

دوسرا قول اُن ہستیوں کے متعلق ہے جس میں اہل بیت اَطہار اور آپ ﷺ کی عترت کو لازماً اختیار کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے عالم ہیں، اِسی لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کے علاوہ کسی کو لازم پکڑنے پر نہیں ابھارا۔ اور وہ ایسی ہستیاں ہیں جن کے اور کتاب اللہ کے درمیان کوئی

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠١، الرقم/٣٢٣٨١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣٧، الرقم/١٥٢١، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٢٧٤، الرقم/ ٨١٦٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/١٢١، الرقم/٥٠٨٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/٦٤، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/ ٥٤٩

افتراق واقع نہیں ہو گا یہاں تک کہ (حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ) حوضِ کوثر پر ملاقات کریں گے۔ اور اسی وجہ سے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اہل بیت اَطہار سے آگے نہ بڑھو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ اِن سے پیچھے رہنا کہ ہلاک ہو جاؤ۔

ایک دوسرے طریق میں آپ ﷺ نے اپنی عترت کے متعلق فرمایا: تم اُن سے آگے نہ بڑھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور نہ ہی اُن کو سکھاؤ (کیوں کہ) وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

اور (حضور نبی اکرم ﷺ کی عترت کو) دیگر علماء سے زیادہ (علم لینے کی غرض) سے ابھارنے پر خاص کیا گیا جس پر سابقہ اَحادیث مشتمل ہیں اور دلالت کرتی ہیں۔

اِمام اَحمد بن حنبل سے مروی حدیث کے الفاظ یہ ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جانب سے کئے گئے فیصلے کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ کو بھلا لگا اور فرمایا: 'تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہماری اہلِ بیت کو حکمت سے نوازا'۔

اِس بات میں بھی کوئی اِخفاء نہیں کہ اہل بیت اَطہار رضی اللہ عنہم قریش کا خلاصہ ہیں۔ (حضور نبی اکرم ﷺ کے) گزشتہ اقوال کے پہلے حصہ میں آپ ﷺ کا اہل بیت سے متعلق یہ ارشاد ذکر کیا جا چکا ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے (قریش سے

متعلق) فرمایا: ’اے لوگو! تم قریش سے آگے نہ بڑھو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے، اور نہ اُن سے پیچھے رہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور اُن کو مت سکھاؤ (بلکہ) اُن سے (علم) سیکھو، کیوں کہ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

اگر یہ سوال کیا جائے کہ تخصیصِ قریش کی روایت اور تخصیصِ اہل بیت اَطہار کی روایت کے درمیان تطبیق کیسے کی جائے گی؟ ہم اِس کے جواب میں کہیں گے کہ اہلِ بیت اطہار آپ ﷺ کی عترتِ مقدسہ مطلقا قریش سے زیادہ خاص ہیں کیونکہ قریش اہلِ بیت اطہار اور غیر اہل بیت کو شامل ہیں، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور یہ اُصول مسلّمہ ہے کہ عام میں سے کسی فرد کو خاص کرنا اور اُسے اُسی عام کے حکم کے ذیل میں بیان کرنا، اُس عام کے اُسی فردِ خاص پر محصور ہونے کا تقاضا نہیں کرتا اور یہی بات زیادہ درست ہے، بلکہ اُس کی شان اور قدر ومنزلت کے متعلق مزید اہتمام اور اُس عام سے اِس کے اِحتمالِ تخصیص کی نفی کا فائدہ دیتا ہے۔

ثَالِثُهَا

إِنَّ ذٰلِکَ يُفْهِمُ وُجُوْدَ مَنْ يَكُوْنُ أَهْلًا لِلتَّمَسُّکِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْعِتْرَةِ الطَّاهِرَةِ فِي كُلِّ زَمَانٍ وُجِدُوْا فِيْهِ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ حتّٰى يَتَوَجَّهَ الْحَثُّ الْمَذْكُوْرُ إِلَى التَّمَسُّکِ بِهِمْ، كَمَا أَنَّ الْكِتَابَ

الْعَزِيْزَ كَذٰلِكَ؛ وَلِهٰذَا كَانُوْا أَمَانًا لِأَهْلِ الْأَرْضِ، فَإِذَا ذَهَبُوْا ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ.(١)

وَأَخْرَجَ أَبُوْ الْحَسَنِ الْمَغَازِلِيُّ مِنْ طَرِيْقِ مُوْسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جعْفَرٍ، سَأَلْتُ الْحَسَنَ ﷺ عَن قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ﴾ [النور، ٢٤/٣٥].

قَالَ: 'اَلْمِشْكَاةُ: فَاطِمَةُ، وَالشَّجَرَةُ الْمُبَارَكَةُ: إِبْرَاهِيْمُ.

﴿لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ﴾: لَا يَهُوْدِيَّةٍ وَلَا نَصْرَانِيَّةٍ.

﴿يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ﴾، قَالَ: مِنْهَا إِمَامٌ بَعْدَ إِمَامٍ. ﴿يَهْدِى اللهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ﴾، قَالَ: يَهْدِي اللهُ لِوَلَايَتِنَا مَنْ يَشَاءُ'.(٢)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٦٧١/٢، الرقم/١١٤٥، ومحب الدين الطبري في ذخائر العقبى/١٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٣١١/٤، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٤٤٥/٢، والمناوي في فيض القدير، ١٥/٣، والعاصميي في سمط النجوم العوالي، ١٦٠/٤-١٦١۔

(٢) ذكره العاصميي المكي في سمط النجوم العوالي، ١٦١/٤۔

وَقَوْلُهُ ﷺ: 'مِنْهَا إِمَامٌ بَعْدَ إِمَامٍ'، يَعْنِي: أَئِمَّةً يُقْتَدٰى بِهِمْ فِي الدِّيْنِ، وَيُتَمَسَّكُ بِهِمْ فِيْهِ، وَيُرْجَعُ إِلَيْهِمْ.

وَيَشْهَدُ لَهُ: 'فِي كُلِّ خَلَفٍ مِنْ أُمَّتِي عُدُوْلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَنْفُوْنَ عَنْ هٰذَا الدِّيْنِ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ'.

وَقَدْ قَدَّمْنَا فِي 'الْقِسْمِ الْأَوَّلِ' حَدِيثَ: 'يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ'، وَهُوَ عَامٌّ، وَهٰذَا فَرْدٌ مِنْهُ.(١)

تیسرا قول: اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ آپ ﷺ کے اہلِ بیت اور عترتِ طاہرہ میں سے جن کا دامن لازماً تھامے رکھنا ہے وہ ہر زمانے میں موجود ہیں اور قیامت کے قائم ہونے تک ہر زمانے میں پائے جاتے رہیں گے حتیٰ کہ مذکورہ حدیث مبارکہ میں بھی اُن کے دامن کو لازم تھامے رکھنے کی ترغیب ہے جیسا کہ کتاب اللہ کو لازم تھامنے کا حکم ہے۔ اِسی وجہ سے وہ (اہل بیت اطہار) زمین والوں کے لیے اَمان ہیں، جب وہ چلے جائیں گے تو زمین والے بھی چلے جائیں گے (یعنی قیامت آ جائے گی)۔

ابو الحسن مغازلی نے موسیٰ بن قاسم کے طریق سے ایک روایت کی تخریج

---

(١) أخرجه محب الدين الطبري في ذخائر العقبى/١٧، وذكره ابن حجر الهيتمي في الصواعق المحرقة، ٢/٤٤١، ٦٧٦

کی ہے کہ علی بن جعفر نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول ﴿کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ﴾ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: مشکاۃ سے مراد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں اور شجرہ مبارک سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

﴿لَاشَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ﴾ سے مراد نہ کوئی یہودی اور نہ کوئی نصرانی ہے۔

آیت کے اس حصہ ﴿یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ﴾ کے بارے میں فرمایا: اُن میں سے ایک کے بعد ایک امام ہوگا۔

اور آیت کے اس حصہ ﴿یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ﴾ کے بارے میں فرمایا ہے کہ اللہ جسے چاہتا ہے ہماری امامت (کی معرفت) تک پہنچا دیتا ہے۔

آپ کا یہ قول: 'مِنْهَا إِمَامٌ بَعْدَ إِمَامٍ' اس کا مطلب یہ ہے کہ دینِ (مصطفوی) میں اُن کے امام ہوں گے جن کی اقتداء کی جائے گی اور اُن کے دامن کو تھامنا لازم ہوگا اور اُن کی طرف (مسائل) میں رجوع کیا جائے گا۔

اِس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث گواہی دیتی ہے: میرے بعد میں آنے والی میری امت میں میرے اہل بیت سے عدل کرنے والے ہوں گے جو اِس دین سے غالیوں (انتہا پسندوں) کی تحریف اور باطل پسندوں کی من گھڑت باتوں اور جاہلوں کی تأویلات کی نفی کریں گے۔

ہم نے پہلی قسم میں ایک حدیث پیش کر دی ہے جس کا معنی ہے: بعد میں آنے والی میری امت میں عدل کرنے والے دین کے اس علم کو حاصل کریں گے جو اِس دین سے غالیوں (انتہا پسندوں) کی تحریف، باطل پسندوں کی من گھڑت

باتوں اور جاہلوں کی تأویلات کی نفی کریں گے۔ یہ حکم عام ہے اور اہلِ بیتِ اطہار اسی کا حصہ ہیں۔

اَلْمَصَادِر وَالْمَرَاجِع

۱۔ القرآن الکریم۔

۲۔ ابن اثیر، ابو السعادات مبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (۵۴۴-۶۰۶ھ/۱۱۴۹-۱۲۱۰ء)۔ النهاية في غريب الحديث والأثر۔بیروت، لبنان: المکتبہ العلمیہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۳۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ فضائل الصحابة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۴۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ شیبانی (۱۶۴-۲۴۱ھ/ ۷۸۰-۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۵۔ ازہری، ابو منصور محمد بن احمد(۲۸۲-۳۷۰ھ)۔ تهذيب اللغة۔ بیروت، لبنان: المکتبہ العلمیہ، ۲۰۰۱ء۔

٦۔ **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠- ٨٧٠ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

٧۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٥-٢٩٢ھ/ ٨٣٠-٩٠٥ء)۔ **المسند (البحر الزخار)**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ١٤٠٩ھ۔

٨۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤- ١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبری**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

٩۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ **شعب الإیمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٠۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (٢٠٩- ٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

١١۔ **جرجانی**، عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد (٢٧٧ / ٣٦٥ھ)۔ **الکامل في ضعفاء الرجال**. بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٨ء۔

۱۲۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ/ ۷۵۰-۸۴۵ء)۔ **المسند**۔ **بیروت، لبنان**: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۳۔ **ابن ابی حاتم**، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم محمد بن ادریس ابو محمد الرازی تمیمی (۲۴۰-۳۲۷ھ/ ۸۵۴-۹۳۸ء)۔ **تفسير القرآن العظيم**۔ سعودی عرب: مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء۔

۱۴۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/ ۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین**۔ **بیروت**، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۵۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ **بیروت، لبنان**: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء۔

۱۶۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ **بیروت**، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۱۷۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر

الکتب الاسلامیہ، ۱٤۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۸۔ **ابن حجر عسقلانی**، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲-۱٤٤۹ء)۔ **المطالب العالية**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱٤۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۹۔ **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م ۹۷۵ھ)۔ **كنز العمال**. بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۲۰۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (م ۳۲۰ھ)۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۲۱۔ **حمیدی**، محمد بن فتوح (م ٤۸۸ھ)۔ **الجمع بين الصحيحين**۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ۱٤۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء۔

۲۲۔ **حمیدی**، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (۲۱۹ھ/ ۸۳٤ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۲۳۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (م ۱۰٤٤ھ)۔ **إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون. الشهير بـ "السيرة الحلبية"**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱٤۰۰ھ۔

۲٤۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (م ۱۰٤٤ھ)۔ **إنسان العيون في سيرة**

الأمين المأمون. الشهير بـ"السيرة الحلبية"۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۷ھ۔

۲۵۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۲۶۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲-۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲-۱۰۷۱ء)۔ **الفقیه والمتفقه**۔ السعودیہ: دار ابن الجوزی، ۱۴۱۲ھ۔

۲۷۔ **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶-۳۸۵ھ/ ۹۱۸-۹۹۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۲۸۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱-۲۵۵ھ/ ۷۹۷-۸۶۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۲۹۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲- ۲۷۵ھ/ ۸۱۷-۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۳۰۔ **دولابی**، ابو بشر محمد بن احمد بن حماد(۲۲۴-۳۱۰ھ)۔**الذرية**

الطاهرة۔ النبوية۔ الکویت: (۱٤۰۷ھ/۱۹۸٦ء)

۳۱۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (٤٤٥-٥۰۹ھ/۱۰۵۳-۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱٤۰٦ھ/۱۹۸٦ء۔

۳۲۔ **ذہبی**، ابو عبد اللہ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦۷۳-۷٤۸ھ/۱۲۷٤-۱۳٤۸ء)۔ **میزان الاعتدال في نقد الرجال۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۳۳۔ **زبیدی**، ابو الفیض محمد بن محمد بن محمد بن عبد الرزاق مرتضی حسینی حنفی (۱۱٤۵-۱۲۰۵ھ/۱۷۳۲-۱۷۹۱ء)۔ **تاج العروس من جواهر القاموس۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱٤۱٤ھ/۱۹۹٤ء۔

۳٤۔ **زرندی**، جمال الدین محمد بن یوسف الحنفی المدنی (م ۷۵۰ھ)۔ **نظم دُرر السّمطَین في فضائل المصطفی والمرتضی والبتول والسّبطین۔** بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱٤۲۵ھ/۲۰۰٤ء۔

۳۵۔ **زیلعی**، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ۷٦۲ھ)۔ **تخریج الأحادیث والآثار۔** الریاض: دار ابن خزیمہ، ۱٤۱٤ھ۔

۳٦۔ **سمہودی**، علی بن عبد اللہ الحسنی (۸٤٤/۹۱۱ھ)۔ **جواهر العقدین في**

فضائل الشرفين۔ بغداد، عراق: مطبعة العانی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء

۳۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة۔

۳۸۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/ ۷۷۶- ۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبة الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

طبری، ابوعباس احمد بن محمد، (م۶۹۴ھ)۔ **ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى**۔ دار الکتب العصریہ۔

۳۹۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۴۰۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۱۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ موصل، عراق: مکتبة العلوم

والحکم، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٤٢۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **المعجم الکبیر**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

٤٣۔ **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر لخمی (٢٦٠-٣٦٠ھ/٨٧٣-٩٧٠ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٥ھ/١٩٨٥ء۔

٤٤۔ **العاصمی**، عبد الملک بن حسین بن عبد الملک الشافعی المکی (م ١١١١ھ)۔ **سمط النجوم العوالي في أنباء الأوائل والتوالي**۔ بیروت، لبنان: دارلکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٨ء۔

٤٥۔ **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ/٨٢٢-٩٠٠ء)۔ **السنۃ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٤٦۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

٤٧۔ **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی،

۱٤۰۳ھ۔

۴۸۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی الشافعی (۴۹۹-۵۷۱ھ/۱۱۰۵-۱۱۷٦ء)۔ **تاریخ مدینۃ دمشق المعروف بـ: تاریخ ابن عساکر**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔

۴۹۔ **ابن عقدہ**، احمد بن سعید بن عبد الرحمٰن بن ابراہیم بن زیادہ (م۳۳۳ھ)۔ **کتاب الولایۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ آل البیت لإحیاء التراث۔

۵۰۔ **فاکہی**، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (م ۲۷۲ھ/۸۸۵ء)۔ **أخبار مکۃ في قدیم الدھر وحدیثہ**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱٤۱٤ھ۔

۵۱۔ **فیروز آبادی**، ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد بن ابراہیم بن عمر بن ابی بکر بن احمد بن محمود (۷۲۹-۸۱۷ھ/۱۳۲۹-۱٤۱٤ء)۔ **القاموس المحیط**۔ بیروت، لبنان: المؤسسۃ العربیہ۔

۵۲۔ **قاضی عیاض**، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (۴۷٦-۵۴۴ھ/ ۱۰۸۳-۱۱۴۹ء)۔ **الإلماع**۔ قاہرہ، تونس: المکتبہ العتیقیہ، ۱۳۷۹ھ/

١٩٧٠ء۔

٥٣۔ **قزوینی**، عبدالکریم بن محمد بن عبد الکریم الرافعی (م٦٢٣ھ)۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بيروت، لبنان: دار الكتب العلميہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٧ء۔

٥٤۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن کثیر بن زرع بصروی (٧٠١-٧٧٤ھ/ ١٣٠١-١٣٧٣ء)۔ **البداية والنهاية**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

٥٥۔ **لالکائی**، ابو قاسم ہبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ٤١٨ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دارطیبہ، ١٤٠٢ھ۔

٥٦۔ **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٧-٢٧٥ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٥٧۔ **مسلم**، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحيح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٥٨۔ **مقدسی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (٥٦٩-٦٤٣ھ/ ١١٧٣- ١٢٤٥ء)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب:

مکتبۃ النهضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۵۹۔ **ملا علی قاری**، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔ **مرقاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۶۰۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ **التیسیر بشرح الجامع الصغیر**۔ الریاض: مکتبہ الامام الشافعی، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۶۱۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی (۹۵۲-۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵-۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۶۲۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱- ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵- ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۶۳۔ **ابن منظور**، محمد بن مکرم بن علی بن احمد بن ابی قاسم بن حبقہ افریقی (۶۳۰-۷۱۱ھ/ ۱۲۳۲-۱۳۱۱ء)۔ **لسان العرب**۔ بیروت، لبنان: دار صادر۔

۶۴۔ **نسائی**، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/

۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء + حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۶۵۔ نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ/ ۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن الکبری۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۶۶۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ تاریخ أصبهان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۶۷۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ حلية الأولياء وطبقات الأصفياء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۶۸۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ مسند الإمام أبي حنيفة۔ ریاض، سعودی عرب، مکتبۃ الکوثر، ۱۴۱۵ھ۔

۶۹۔ ہیتمی، ابو العباس احمد بن محمد بن علی ابن حجر (۹۰۹-۹۷۳ھ)۔ الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة. بیروت،

لبنان: مؤسسة الرسالة، ۱٤۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء۔

۷۰۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵- ۱٤۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱٤۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۷۱۔ **ابو یعلیٰ**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/ ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱٤۰٤ھ/ ۱۹۸٤ء۔